زیرِ ظلِ عاطفت

متوکل علی اللہ، یادگار اسلاف قبلہ

حافظ محمد قاسم علی ساقی مدظلہ

آستانہ چشتیہ خیریہ جلال پور درس، شکر گڑھ

Regd. 2-66/8288

سہ ماہی

المنتہیٰ

رجسٹرڈ

جلد 7 | جنوری تا جون 2023ء | شمارہ 23,22

قیمت فی شمارہ (کارڈ بائنڈنگ) -/900 روپے
قیمت فی شمارہ (ہارڈ بائنڈنگ) -/800 روپے

المنتہیٰ میں شائع ہونے والی نگارشات کے نفسِ مضمون کی ذمہ داری لکھنے والوں پر ہے

خواجہ غلام دستگیر فاروقی نے منہاج القرآن پبلی کیشنز سے چھپوا کر آستانہ چشتیہ خیریہ شکر گڑھ سے شائع کیا۔

مرکزی آفس: آستانہ چشتیہ خیریہ جلال پور درس (چک امرورڈ) شکر گڑھ

زونل آفس: دار العلوم جامعہ رحمت ٹاؤن شپ لاہور

E-mail:farooqi4156@hotlook.com

سرتاجِ ختمِ نبوت

صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم تسلیما

تاج الانبیاء، سرتاج الرسل ﷺ کے "تاجِ ختم نبوت" پر ایمان افروز، پُرنور رسالہ جس کا بیشتر حصہ مسجد نبوی ﷺ حرمِ قدیم، گنبد خضریٰ کے سامنے تحریر ہوا

مرتب	:	خواجہ غلام دستگیر فاروقی
صفحات	:	88
ناشر	:	ادارۃ المنتہیٰ پاکستان
کمپوزنگ	:	زین کمپوزنگ سنٹر، داتا دربار مارکیٹ لاہور
ایڈیشن اوّل	:	جنوری تا جون 2023ء، جلد: ہفتم، شمارہ: 22-23

ملنے کے پتے:

- ٭ آستانہ چشتیہ خیریہ جلال پور درس (چک امرورڈ) شکر گڑھ (0303-8517218)
- ٭ جامعہ رحمت قائد اعظم ٹاؤن صادق چوک ٹاؤن شپ لاہور (0302-3911531)

فہرست

اَلْمُنْتَہیٰ اور اس کے مدیر اعلیٰ

مفتی غلام حسن قادری

(حزب الاحناف لاہور)

الحمدللہ مجھے کل سہ ماہی ''اَلْمُنْتَہیٰ'' کے سابقہ کچھ رسائل موصول ہوئے تو ''اَلْمُنْتَہیٰ'' کی ظاہری پرکشش بناوٹ اور خوبصورتی جو دیکھنے والے کو مطالعہ کی دعوت دے رہی تھی جب ان رسائل کا مطالعہ کیا تو پڑھ کر نہایت شاداں و فرحاں ہوا کہ ''اَلْمُنْتَہیٰ'' حُسن ظاہری کے ساتھ ساتھ حسن معنوی سے بھی بھرپور ایک دعوتی و تحقیقی مجلہ ہے ۔ مضامین اپنے اندر معانی اور مفاہیم کا ایک جہاں سموئے ہوئے ہیں ''اَلْمُنْتَہیٰ'' کے مضامین جس طرح علم و تحقیق سے آراستہ و پیراستہ ہیں اسے دیکھ کر اس مجلّہ کے بانی و سرپرست کی لگن تحقیق جستجو اور علم دوست کا بخوبی انداز لگایا جاسکتا ہے ۔ مجلّہ کی اتحاد پر نہایت جاندار پُرمغز اور قلوب و اذہان کو خیرہ کرتی نظر آتی ہے، سب سے بڑھ کر یہ مضامین میں مقصدیت خوب جھلکتی نظر آتی ہے، جس چیز نے مجھے نہایت شاد و مسرور کیا ہے وہ یہ کہ پرمغز مضامین قاری کے نہ صرف دل و دماغ میں جگہ بناتے ہیں بلکہ قاری کو دعوت تحقیق و جستجو بھی دیتے ہیں قاری ان مضامین کو پڑھ کر نہ صرف حضور ﷺ کی شان ختمِ نبوت سے آشنا ہوتا ہے بلکہ قاری حضور ﷺ کی اُس شان کے دفاع کا داعی بن کر لوگوں تک یہ پیغام حق پہنچانے کا عزم کرلیتا ہے گویا کہ یہ مضامین صرف تحقیق

و معلومات کا ایک خزانہ ہی نہی بلکہ حضور ﷺ کی شان ختم نبوت کا سپاہی بنانے کا کارگر آلہ بھی ہیں ۔

اِس صدق و اخلاص سے بھرپور خدمت دین کا سہرا مخلصی خواجہ غلام دستگیر فاروقی صاحب کے سر سجتا ہے آج سے پانچ سال قبل موصوف مکرم نے جو چراغ جلایا تھا آج ماشاءاللہ ہر طرف اپنی ضیاپاشیوں سے غلامان رسول ﷺ کے قلوب کو منور کر رہا ہے پانچ سال قبل لگایا جانے والا یہ پودہ آج تن آور درخت بن کر اپنے برگ و ثمر سے تشنگانِ علم و تحقیق کو سیراب کررہا ہے لاریب کہ اس قلیل عرصہ میں خواجہ غلام دستگیر فاروقی صاحب دفاع ختم نبوت کے سچے مجاہد اور سپاہی بن کر سامنے آئے ہیں ۔آپ نے اپنی انتھک سعی سے محافظین ختم نبوت کی کوششوں کو اور ان کی تقریر و تحریر کی صورت میں کی جانے والی جدو جہد کو محفوظ کر کے اُن دستاویزات کو نہ صرف قصہ پارینہ بننے سے بچایا ہے بلکہ نہایت حُسن انتظام و انصرام سے آگے نسلوں تک پہنچانے کا خوب اہتمام فرمایا ہے، آپ نے تقریر و تحریر ہر دو میدان میں رد قادیانیت کی فتوحات کی جھنڈے گاڑھے ہیں دفاع ختم نبوت میں علمی و تحقیقی مجالس کرا کہ اس عقیدہ کے دفاع کا سامان کیا ہے، اور تحریری صورت میں بھی دفاع ختم نبوت کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہی کیا جو کہ دفاع ختم نبوت کے باب میں گراں قدر دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے آپ کی بسیار خوانی اور زود نگاری یقیناً لائق صد تعریف و تحسین ہے اللہ کرے زور قلم اور زیادہ دعا ہے رب ذوالجلال آپ کی اس کاوش کو شہرت عام اور بقائے دوام نصیب فرمائے آمین

حرفِ خامہ

16 نومبر 2022ء سے چند دن قبل بعد نماز فجر بندۂ تقصیر وظیفہ میں مشغول تھا کہ آنکھ لگ گئی۔ آنکھ کھلی تو زبان پر بغیر ارادہ کے حسان پاکستان محمد اعظم چشتی علیہ الرحمۃ کا معروفِ زمانہ پنجابی دوہڑہ

کیہ اعجاز نظر وِچ تیری جیہڑا آوے اوہ وِک جاوے
پیشانی تے چمک نورانی وِچ نیناں کجل سہاوے
خُلق تیرے نے موہ لئی دنیا تے کوئی وِرلا جان بچاوے
اعظم ایڈا سوہنا ماہی سانوں کِدھرے نظر نہ آوے

وردِ زبان تھا۔ آخری مصرعہ کا تکرار جاری تھا اور آنسوؤں کی جھڑی تھی۔

اَج سِک مِتراں دی ودھیری ہے کیوں دِلڑی اُداس گھنیری اے
لُوں لُوں وچ شوق چنگیری اے اَج نیناں لائیاں کیوں جھڑیاں

ہجر و فراق، آہ و زاری اور گریہ کی اس خاص کیفیت میں فقیر بے ساختہ بلند آواز میں سرکارِ عالمین ﷺ کی غمگسار بارگاہ میں استغاثہ پیش کرنے لگا کہ حضور دیر ہوگئی اب حاضری کے لیے کوئی سبب بن جائے۔

مُشرّف گرچہ شُد جامی زِ لُطفش
خدایا ایں کرم بارِ دِگر کُن

۞۞۞

بُلالو اب تو مدینے کہ ایک مُدّت سے
ترس رہی ہے جبیں ترے آستانے کو

ان چند لمحات کی کیفیت نے جیسے دل کو اطمینان اور تھپکی دی کہ ضرور جلد بُلاوا آئے گا

اور ہم حرمین طیبین کی مبارک فضاؤں میں ہوں گے۔

فریاد اُمّتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو

میرے آقائے نعمت خواجہ محمد بدر عالم جان زید لطفہ کا دسمبر میں حرمین شریفین کی حاضری کا بھی علم تھا، دل تھا کہ سنبھل نہیں پا رہا تھا

دردِ اُلفت سہا نہیں جاتا
لیکن اُن سے کہا نہیں جاتا

کہ کاش سرکار عالم پناہ ﷺ کے دربار گوہر بار میں حاضری کا شرف جناب کے ساتھ ہی ہو جائے۔ سرکارِ مدینہ کا دیوانہ ہمارا مے خانہ ساتھ ہو تو اللہ اللہ کیونکہ

جہاں سر مستیاں تقسیم ہوتی ہیں نگاہوں میں
وہ اہل دل کا میخانہ بڑی مشکل سے ملتا ہے
جسے دیکھو وہ دیوانہ جسے پوچھو وہ دیوانہ
جسے کہتے ہیں دیوانہ بڑی مشکل سے ملتا ہے

16 نومبر رات تقریباً گیارہ بجے عزیزم صوفی محمد مدثر جان الخیری (خادم حضرت ابوالجمال و دربار عالیہ مرشد آباد شریف پشاور شہر) کا فون آیا کہ قبلہ حضرت صاحب (حضرت العلام ابوالجمال پیر محمد بدر عالم جان زید اقبالہ) گزشتہ رات حرمین شریفین کی حاضری سے آستانہ خیریہ (اسلام آباد) تشریف فرما ہوئے خیر و عافیت دریافت کرنے کے بعد پہلی بات یہ فرمائی کہ علامہ صاحب (راقم الحروف) سے ایمرجنسی پاسپورٹ تیار کرنے کا کہیں۔ دِل تڑپ اُٹھا، بولا:

دِلِ مُضطَرِب ترے نالوں کا جواب آیا ہے
بے نقاب آج کوئی حُسن مآب آیا ہے

۞۞۞

آنکھیں چھلک پڑیں بمشکل کہا پاسپورٹ تیار نہیں ہے لیکن حکم کی تعمیل ہو گی، خیر دو دِن میں برادر اصغر مفتی غلام مرتضیٰ ساقی اور چوہدری محمد عمر نمبردار (شکر گڑھ) کی محبتوں سے

تیار کر کے مدثر بھائی کو بھیج دیا چند روز بعد فون پر فرمایا تین دسمبر لاہور سے فلائٹ ہے سیدھا مدینہ منورہ...... اللہ اللہ......میرے دل کے بہت قریب برادرم غلام قادر ساقی نے احقر کی تصویر سوشل میڈیا پر اپ لوڈ کر دی جو سمجھا رہی تھی کہ حرمین کی حاضری قبلہ حضرت کے ساتھ ہو گی جس محبت والے کو پتہ چلا سب نے دوہری مبارک دی ایک تو سفر حرمین اور پھر مرشد گرامی کے ساتھ۔ سبحان اللہ!

فقیر مذکورہ ایّام میں حضور ختمی مرتبت ﷺ کے ''تاجِ ختم نبوت'' پر مختص اشارات نوٹ کر رہا تھا فوراً نیت کی کہ ''تاجِ ختم نبوت'' پر خاص اِس مبارک تحریر کا باقاعدہ آغاز دربارِ رسالت، حرمِ انور میں گنبدِ خضریٰ کے سامنے بیٹھ کے کیا جائے گا۔ جس گنبد پاک کا نقشہ امام احمد رضا حنفی قادری علیہ الرحمۃ یوں کھینچتے ہیں۔

محبوبِ رَبّ ہے اس سبز قُبہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے
چھائے ملائکہ ہیں لگاتار ہے دُرُود
بدلے ہیں پھیرے بدلی میں بارش دُرَر کی ہے

جی جی یہی گنبدِ انور جس کے لیے مفسر قرآن، علم و عمل کے سنگم الحاج سید منظور احمد شاہ علیہ الرحمۃ (بانی و شیخ الحدیث جامعہ فریدیہ ساہیوال) نے لکھا:

- ''یہی وہ گنبد پاک ہے جو انوار و تجلیات کا عظیم مرکز ہے
- یہی وہ قبہ انور ہے جہاں صبح و شام ستر ہزار ملائکہ کا نزول ہوتا ہے
- یہی وہ مقدس خطّہ ہے جس کی عظمت بیت اللہ شریف اور عرشِ الٰہی سے بھی زیادہ ہے۔
- یہی وہ پاک آستانہ ہے جس کے تصور کے ساتھ ہی مومن کی آنکھیں بہہ جاتی ہیں۔
- یہی وہ زیارت گاہ ہے جس کے ذکر پاک سے دل کی مرجھائی کلیاں کھل جاتی ہیں
- اِسی خطہ ارضی کے طفیل ہی سارا مدینہ، منوّرہ کہلایا
- اس کے صدقے ہی اس کی غبار خاکِ شفا بن گئی
- اسی حصہ ارضی کو حجرۂ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے

- یہی وہ مقدس جگہ ہے جس کے متعلق کہا گیا ہے

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید مسیحا و کلیم ایں جا

- یہ گنبد پاک سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مقدسہ پر ہے۔''

8 جمادی الاول بمطابق 3 دسمبر ہفتہ ''چشم ماروشن دلِ ماشاد'' کے مصداق سنگیانِ طریقت کے ہمراہ PIA کی فلائٹ سے لاہور علامہ اقبال انٹرنیشنل ایئر پورٹ سے مدینۃ الرسول محمد بن عبدالعزیز انٹرنیشنل ایئر پورٹ......زہے نصیب۔

اللہ اکبر! اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک
حسرت ملائکہ کو جہاں وَضع سر کی ہے

۞۞۞

جس جگہ کرتے ہیں جان و روح و دل پیہم طواف
دیکھنے ہم بھی جہانِ عشق کا کعبہ چلے

مسجد نبوی کے اندرونی گیٹ نمبر 8 جبکہ بیرونی گیٹ نمبر 320 کے مقابل ''الکرم خندق الذھبی'' (ہوٹل) تیسری منزل کمرہ 330 مسکن ٹھہرا۔ 9 جمادی الاوّل بعد ظہر حاضری و سلام۔

پیشِ نظر وہ نو بہار سجدے کو دِل ہے بے قرار
روکیے سَر کو روکیے ہاں یہی تو امتحان ہے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مزید فرمایا:

ارے ارے خدا کے بندوں کہیں میرے دل کو ڈھونڈو
میرے پاس تھا ابھی تو ابھی کیا ہوا خدایا نہ کوئی گیا نہ آیا
ہمیں اے رضا تیرے دل کا پتہ چلا بمشکل
درِ روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا یہ نہ پوچھو کیسا پایا

10 جمادی الاول بمطابق 5 دسمبر بعد از ظہر مسجد نبوی شریف اندرونی پہلی چھتریوں کے مبارک سائے میں (جہاں سے گنبد خضریٰ آنکھوں کو نور دل کو ضیاء بخشتا ہے) بیٹھ کر اس مختصر مگر مبارک تحریر بعنوان ''سرتاجِ ختم نبوت'' کا آغاز ہوا۔

آ کچھ سُنا دے عشق کے بولوں میں اے رضا
مشتاق طبع لذّت سوزِ جگر کی ہے

ایک ہفتہ مدینۃ الرسول، بیت الرسول، قبۃ الاسلام، سیدۃ البلدان بعد ظہر تا مغرب، گنبد پاک کے سامنے سبز گنبد کا نظارہ کرتے کرتے اس مبارک رسالہ کا کثیر حصہ تحریر ہوا۔ مسجد نبوی میں جمعۃ المبارک کی ادائیگی کا شرف مرشد گرامی کی معیت میں ہوا۔ آپ نے نمازِ جمعہ سے قبل سورۃ کہف کی تلاوت فرمائی۔ عمرہ شریف کی ادائیگی بھی آپ کے ہمراہ ہوئی۔ اللہ کریم دربار عالیہ مرشد آباد شریف پشاور شہر، آستانہ خیریہ و مسجد عائشہ (اسلام آباد) اور خانقاہ شریف سے متعلقہ مزید برآں دنیا میں جہاں بھی غلامانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سکونت پذیر ہیں سب جگہیں آباد رہیں۔ تاقیامت یہ سلسلہ جاری رہے۔

عزیزم صوفی محمد لیاقت الخیری (عارف والا) کا ذکر کیسے نہ ہو جنہوں نے حرم مکہ و حرم مدینہ میں فقیر پُرتقصیر سے محبت و خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ ریاض الجنۃ میں بھی ہماری حاضری اکٹھی ہوئی اللہ کریم سلامت رکھے اولادِ نرینہ عطا فرمائے۔

آستانہ چشتیہ خیریہ جلال پور درس (شکر گڑھ) میں برادر گرامی مجاہد ختم نبوت مفتی غلام مرتضیٰ ساقی، حافظ غلام حیدر ساقی، غلام قادر ساقی، غلام محی الدین ساقی، قاری غلام مجتبیٰ ساقی، سلامت رہیں۔ ہمشیرگان کی محبتوں کا شکریہ، میری زوجہ نے حرمین کی تیاری میں محبت کی انتہا کر دی، جامعہ رحمت (ٹاؤن شپ، لاہور) میں تمام اساتذہ و طلباء جنہوں نے روانگی اور واپسی پر بے حد محبتوں سے فقیر کو الوداع اور استقبال کیا۔

میرے محبتوں کے مرکز میرے والد گرامی، اور میری اَمّی جان سلامت رہیں۔ صحت و سلامتی والی عمر خضری عطا ہو۔

ضروری وضاحت: رسالہ کے نثری حصہ کے بعد دل میں بات اُتری کہ اعلیٰ حضرت

محدث بریلوی نور اللہ مرقدہ کی ''حدائق بخشش'' میں جن اشعار میں آپ نے سرکار خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان مبارک بیان کرتے ہوئے لفظ ''تاج'' کا استعمال کیا ہے۔ اُن اشعار کو بھی لے لیا جائے تو وہ اشعار تشریح کے ساتھ مصنف کتب کثیرہ مفتی غلام حسن قادری زیدہ شرفہ کی شہرۂ آفاق ''شرح کلام رضا فی نعت المصطفیٰ'' المعروف شرح حدائق بخشش سے ترتیب کے ساتھ بعنوان ''حدائق بخشش سے منتخب اشعار'' جمع کر دیے گئے۔ اسی جستجو میں فقیر کو مدت کے بعد لفظ بلفظ دو بار مکمل ''حدائق بخشش'' کو پڑھنے کا شرف مل گیا۔ منظوم حصہ میں ''تاج ختم نبوت'' پر بارہ (12) کلام پیش کیے گئے جبکہ منظوم حصہ دوم میں متفق اشعار جن میں حضور سرتاج انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے شعراء نے لفظ ''تاج'' استعمال کیا ہے جو ہماری نظر میں آسکے جمع کر دیے۔ اس طرح رسالہ ھذا نظم و نثر کا حسین مرقع بن گیا۔ جذب اور کیف و مستی میں ڈوب کر عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کسوٹی پر رسالہ ھذا کا مطالعہ فرمائیں۔

سرکار ہر عالم، سرکارِ مدینہ، محبوب رب جہاں کی شانِ ختم نبوت سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مخصوص ''تاجِ ختم نبوت'' پر اس مختصر رسالہ کی قبولیت کے لیے پروانۂ شمع رسالت حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمہ کی زبان میں دربار گوہر بار سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں درخواست پیش کرتا ہوں۔

میں بَد ناں کہیں بھیم بھرم دا
تُو ہیں صاحب لاج شرم دا
زور فرید کوں تینڈڑے دم دا
لگیاں سانول توڑ نبھائیں

خاک راہ صاحب دلاں

غلام دستگیر فاروقی

(حال مقیم: جامعہ رحمت، ٹاؤن شپ، لاہور)

4 جمادی الثانی بمطابق 1444ھ

29 دسمبر جمعرات 2022ء، رات 11:30

سرتاجِ ختمِ نبوت

صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم تسلیماً

حضور پرنُور، شافع یوم النشور، سید عالمین، سرکارِ ختمی مرتبت ﷺ کا آخری نبی ہونا ایسا واضح اور مسلّمہ عقیدہ ہے کہ تاریخ اسلام میں جہاں اِس مبارک عقیدے کو سینکڑوں قرآنی آیات و احادیث نبویہ اور اجماعِ امت تقویت دیتا ہے وہیں سابقہ کتب سماویہ میں بھی نبی رحمت ﷺ کے متعلق آخری نبی ہونے کا ذکر کثرت سے موجود ہے۔ یہی مبارک عقیدہ اُمّت مسلمہ کو وحدت کی ایک لڑی میں پروتا ہے اور اسی منصب ختم نبوت کی برکت سے قرآنِ حکیم آخری آسمانی الہامی کتاب، اُمّت محمدیہ آخری اُمّت اور دین اسلام آخری دین ہے:

پس خدا بَرما شریعت ختم کرد — بَر رَسُولِ ما رسالت ختم کرد
رونق از ما محفلِ ایامِ را — اُو رُسُل را ختم کرد ما اقوام را
خدمت ساقی گری با ما گذاشت — داد مَا را آخریں جامے کہ داشت
لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ز اِحسانِ خدا است — پردۂ ناموسِ دین مصطفیٰ است
قوم را سرمایۂ قوت اَزُو — حفظِ سرِ وحدت مِلّت اَزُو

ترجمہ: خدا نے ہم پر شریعت ختم کر دی اور ہمارے رسول پر رسالت ختم کر دی، ہم سے جہاں میں رونق ہے آپ نے رسولوں کو ختم کیا اور ہم نے قوموں کو، ساقی گری کی خدمت اس نے ہمارے سپرد کی اور جو آخری جام تھا ہمیں دے دیا: ''میرے بعد کوئی نبی نہیں'' خدا کے احسانات میں سے ایک ہے اور اس سے دین مصطفیٰ کی عزت کا بھرم قائم ہے۔ اسی لیے قوم کو قوت کی دولت ملی اور ملت کی وحدت کا راز بھی یہی ہے۔

(اقبال)

قرآنِ حکیم میں تو وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ کے الفاظ سے حضور

ختمی مرتبت ﷺ کا آخری نبی ہونا بڑے واضح انداز میں بیان ہوا ہے۔

سرکارِ عالمین ﷺ کے کُل مقامات رفیعہ میں واحد مقام و شان ختم نبوت ہے جس کو قرآن حکیم سے تلاش کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی بلکہ صراحتاً ''خاتم'' کے لفظ سے اللہ کریم نے محبوبِ کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے کا ذکر کر دیا جبکہ دیگر مقامات ارفعہ مثلاً علم غیب، حاضر و ناظر، نورانیت مصطفیٰ، اختیاراتِ مصطفیٰ حضور کی وہ شانیں ہیں جو جستجو کے بعد قرآنِ حکیم سے ہمیں ملتی ہیں۔ عقائد کے باب میں یہ خاصہ فقط عقیدۂ ختم نبوت کو حاصل ہے۔

سرکار کی عظمت کے کئی اور ہیں پہلو
لیکن ہے تیری شان جدا ختم نبوت

(سرور حسین نقشبندی)

ائمہ تفسیر میں ترجمان القرآن حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ [۱] سے لے کر امام سید محمد آلوسی تک، ائمہ حدیث میں امام ابن حبان سے لے کر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی تک، ائمہ فقہ و عقائد میں امام اعظم ابوحنیفہ سے لے کر امام زین الدین ابن نجیم تک، ائمہ تصوف و سلوک میں امام محمد غزالی سے لے کر امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہم تک سب نے اس آیہ مبارکہ سے یہ نتیجہ اخذ فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ختم نبوت کا تاج ہمارے کریم آقا و مولیٰ سید العالمین ﷺ کے سرِ اقدس پر سجا دیا اور آپ ﷺ کے بعد ہر قسم کی نبوت و رسالت تشریعی و غیر تشریعی، ظلی و بروزی، حقیقی و مجازی، مستقل و غیر مستقل وغیرہ) کا سلسلہ اختتام پذیر ہو چکا ہے۔

سجا کے ختم نبوت کا تیرے سر پہ تاج
خدا نے تجھ کو رسولوں کا تاجدار کیا

(سید نصیر الدین گولڑوی)

۱۔ اس وقت فقیر مسجد نبوی کے اندرونی حصہ جہاں چھتریاں ہیں اُن چھتریوں کے پہلے حصہ میں سامنے روضۂ رسول ﷺ ہے جبکہ متصل دوسری چھتریوں میں مسجد شریف کی پیشانی پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا نام کندہ ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کو یوں سمجھیں جیسے ایک مرکز کا دائرہ ہو جس کے چاروں طرف توحید و رسالت، حق و صداقت، قیامت وغیرہ گردش کر رہی ہو اگر یہ عقیدہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے یا ہل جائے تو سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا کیونکہ یہ سارا نظام پورے دین اسلام کو محیط ہے۔ اسی وجہ سے دشمنانِ اسلام نے اس نظام کو جَڑ سے اکھاڑنے کے لیے مختلف اوقات میں مختلف بیج بوئے۔ تاریخ کی کتابوں میں بے شمار احمقوں کے واقعات موجود ہیں خصوصاً عہد بنو عباس میں بہت ساروں نے جھوٹی نبوت کے دعوے کیے، دروغ بیانیاں کیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضور خاتم المرسلین ﷺ نے جن تیس (30) دجّالوں کی خبر دی ہے وہ اُن جھوٹے دعوے داروں کے متعلق ہے جن کا فتنہ کافی عرصہ تک رہا یا رہے گا۔

عہد رسالت سے لے کر اب تک کئی بدبختوں نے نبوت کے جھوٹے دعوے کیے، کبھی مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو کبھی اسود عنسی نے گنبد خضریٰ کی طرف میلی نگاہ سے دیکھا، کبھی منصور عجلی نے تاجِ ختم نبوت کو نوچنے کی کوشش کی تو کبھی احمد قیال اور سجاح نامی عورت نے خود کو وحی جبرائیل علیہ السلام کا مستحق سمجھ لیا۔ اسی طرح ماضی قریب میں بہاء اللہ ایرانی اور آنجہانی مرزا قادیانی نے قصر نبوت میں نقب زنی کی جسارت کی تو کبھی یوسف کذاب نے ہادی و مہدی ہونے کا دعویٰ کیا لیکن تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی کسی ڈاکو نے تاجِ ختم نبوت کی طرف للچائی نظروں سے دیکھا تو ختم نبوت کے پروانوں اور غیور مسلمانوں کی تلواریں نیاموں سے نکل آئیں اور انہوں نے اس جہنمی کو اس کے انجام تک پہنچاتے ہوئے اعلانِ عام کیا۔

جو ختم نبوت کا طرف دار نہیں، لاریب وہ جنت کا سزاوار نہیں ہے
جو چپ رہے سن کر اسلام کی توہین، بے شرم ہے بزدل ہے وہ خود دار نہیں

❀❀❀

اک کھیل نہ جانیں اسے اربابِ سیاست
ہے قبلہ گہ عشق و وفا ختم نبوت

(سرور حسین نقشبندی)

آئیے! ''تاجِ ختم نبوت'' پر اِس مبارک تحریر کا آغاز لفظ ''تاج'' کے لغوی معنیٰ و مفہوم

تاج

(طب) دانت کا وہ حصّہ جو نظر آئے بمقابلہ جَڑ کے جسے ریشہ کہتے ہیں۔ (مجازاً) حکومت، سلطنت، بادشاہ، شاہی ٹوپی، کلاہ، ایک بلند ٹوپی اسی اسم سے استعمال کیا جاتا ہے۔

''سر کا تاج''

مالک، آقا، وارث، (کنایۃً) شوہر۔

عربی میں ''تاج'' سہرا تاج، توجًا: تاج پہننا۔ تائج: تاج دار

اعتصب بالتاج: اپنے سر پر تاج رکھنا

عید التسویج: جشن تاج پوشی

تاج الازھار: سہرا ''تاج'' نام کی ابتدائی تاریخ عربی زبان سے نکلتی ہے۔

فارسی زبان سے ماخوذ اسم ''سَر'' کے ساتھ عربی زبان سے ماخوذ اسم ''تاج'' لگانے سے مرکب بنا اردو میں بطور اسم اور صفت استعمال ہوتا ہے۔

اعزاز کے دو تاج

ایک تاج ختم نبوت کا جو اللہ کریم نے سرکار ہر عالم ﷺ کے سر انور پر سجا دیا۔ امام المناطقہ امام فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمہ نے لکھا کہ اللہ کریم کی مشیت و ارادہ میں ختم نبوت کا دوسرا تاج ہے ہی نہیں لہٰذا تاج پہنانے کا سوال ہی ختم ہوا۔[۱]

سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۰ ولکن الرسول اللہ و خاتم النبیین میں صراحتاً اس تاج ختم نبوت کا اعلان فرما دیا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا حنفی قادری علیہ الرحمہ نے اپنے معروف کلام میں فرمایا:

۱۔ آپ کی اس موضوع پر بنیادی کتاب ''امتناع النظیر'' ہے آپ کی شخصیت پر ''العاقب'' کا ''فضل حق خیر آبادی و جنگ آزادی نمبر'' تحریک لبیک پاکستان کے زیر اہتمام 2022ء میں انتہائی خوبصورت زخیم شائع ہوا ہے۔ مجلد۔

لَمۡ یاتِ نظیرکَ فی نظر مثل تُو نہ شُد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ دو سَرا جانا

ترجمہ: یا رسول اللہ! آپ جیسا تو کبھی نہ دیکھا گیا نہ آئندہ دیکھا جائے گا کیونکہ اللہ کریم نے آپ جیسا کوئی پیدا ہی نہیں فرمایا۔کل جہانوں کی بادشاہی کا تاج مبارک آپ کے ہی سر سجتا ہے اسی لیے ہم نے آپ کو جہانوں کا بادشاہ مان لیا۔

پھر فرمایا:

ملک خاص کبریا ہو مالک ہر ما سِوا ہو
سب سے اوّل سب سے آخر ابتدا ہو انتہا ہو
تھے وسیلے سب نبی تم اصل مقصود ہدیٰ ہو
پاک کرنے کو وضو تھے تُم نمازِ جاں فزا ہو
سب بشارت کی اذان تھے تم اذاں کا مُدّعا ہو
سب تمہاری ہی خبر تھے تم موخّر مبتدا ہو
قُرب حَق کی منزلیں تھے تم سفر کا منتہا ہو

کسی نے قلم توڑ دیا

اوہ سَچّا ای رب نے توڑ دِتّا
جِہندے وچ محمّد نوں ڈھالیا سی

ایک تاج اُمّتِ محمدی کے سَر

تاجِ ختم نبوت اللہ کریم نے اپنے محبوب ﷺ کے سر سجایا جبکہ ایک تاج حضور ختمی مرتبت ﷺ نے اپنی امت کے سر سجایا۔سرکار ﷺ خطبہ حجتہ الوداع ارشاد فرما رہے تھے جبکہ آپ ﷺ کی نگاہِ نبوت کے سامنے کم وبیش ڈیڑھ لاکھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین موجود تھے۔اس تاریخی ومبارک موقع پر ارشاد مصطفوی ہوا زبانِ ختم نبوت حرکت میں آئی فرمایا:

اَنَا آخِرُ الۡاَنۡبِیَاءِ وَ اَنۡتُمۡ آخِرُ الۡاُمَمۡ (ابن ماجه، ص:297)

ترجمہ: میں نبیوں میں آخری نبی ہوں اور تم امتوں میں آخری امت۔

ایک روایت میں آیا:

یَا اَیُّهَا النَّاسُ لَا نَبِیَّ بَعۡدِیۡ وَلَا اُمَّةَ بَعۡدَکُمۡ
(مجمع الزوائد، ج:8، ص:263)

ترجمہ: اے لوگو میں آخری نبی ہوں اور آپ آخری اُمت ہو۔

پنجابی شاعر نے خوب کہا:

میرے بعد آونا نبی کوئی نئیں تہاڈے پچھوں اُمت ہور کوئی نئیں
فرمان مومنوں پیارے رسول دا اے کسے ہور دا سننا شور کوئی نئیں
محشر تک تے راج محمدی اے کسے ہور دا چلنا زور کوئی نئیں
دعوی ہور جے پچھوں کرے کوئی وڈا اوس توں ہور چور کوئی نئیں

شفقت رحمت عالم ﷺ

حضور ﷺ نے فرمایا:

اَنَا حَظُّکُمۡ مِنَ الۡاَنۡبِیَاءِ وَاَنۡتُمۡ حَظِّی مِنَ الۡاُمَمۡ

ترجمہ: میں نبیوں میں سے تمہارے حصہ میں آیا ہوں اور امتوں میں سے تم میرے حصہ میں آئے ہو۔

قارئین! میرے ماں باپ، جسم و روح نبوت کی شفقتوں پر قربان اس سے بڑھ کر سرکارِ دوعالم ﷺ کی شفقت کیا ہوسکتی ہے کہ حضور ﷺ میرے اور آپ جیسے گنہگاروں کو اپنا حصہ قرار دیں۔

الفاظ کریمہ پر دوبارہ توجہ ہو۔

فرمایا:"یہ میرا حصہ ہے" اس سے بڑھ کر کوئی اور سعادت......؟

ایک یہ ہے کہ:

کوئی ایم این اے کہے کہ یہ میرا حلقہ ہے
کوئی پریذیڈنٹ کہے، یہ میرا حلقہ ہے
کوئی پرائم منسٹر کہے، یہ میرا حلقہ ہے
کوئی کہے صاحب! یہ میری پارٹی ہے
کوئی کہے! یہ میری جماعت ہے
کوئی کہے! یہ میری یونین ہے

اور ایک یہ ہے کہ حضورِ خاتم ﷺ خود ہمیں فرمائیں کہ
"میں تمہارے حصّہ میں ہوں اور تم میرے حصّہ میں ہو"۔

تم ختمِ نبوت صَلِّ علیٰ ہم آخر امت ہیں واللہ
تاحشر تمہیں کیا کہنا تاحشر ہمیں ہم کیا کہنے

(عبدالحمید صدیقی نظرلکھنوی)

عظیم صوفی شاعر حافظ محمد افضل فقیر بولے:(۱)

سَرتاجِ رُسل بن کے آئے وہ زمانے میں
سَرتاج ہے امت بھی کیا شان پذیرائی
اُمت میری ہے آخری اُمت جہاں میں
کوئی نیا نبی نئی اُمت نہ آئے گی

(سید امین گیلانی)

مرزائی اُمّت

جنید زماں، مناظر اسلام مولانا محمد عمر اچھروی رقمطراز ہیں:
"بعض مسلمانوں سے قلیل افراد انگریزی تہذیب اور انگیخت پر ایسے نازاں ہوئے کہ حضرت محمد ﷺ کے ساڑھے تیرہ سو سال بعد ایک مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی بنا بیٹھے، جس

۱۔ جنڈیالہ کلساں نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ

بنا پرا انہیں اُس بے نیاز عز وجل نے امت مصطفیٰ ﷺ سے اتنا دُور ڈال دیا کہ قادیانی امت مسلمانوں کی اقتداء میں نماز گزارنے سے محروم ہوگئی، یعنی خداوند کریم کے دربار میں بھی امت محمدیہ ﷺ کے دوش بدوش کھڑے ہو کر عبودیت کا منہ نہیں دکھا سکتے اور مسلمانانِ دنیا میں شامل ہو کر اُن کے کسی رشتے میں نامزد نہیں ہوسکتے۔ اگر کوئی شخص امت قادیانی سے مر جائے تو کوئی مسلمان دربارِ خداوندی میں اُن کے لیے دست دعا نہیں اُٹھاتا، کیونکہ یہ سزا ہے جو اُن کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی غلامی ترک کرنے پر ملی۔ اور مرزائیوں نے بیت اللہ کے بدلے قادیان کو پسند کرلیا اور مسجد نبوی ﷺ کے مقابلہ میں مسجد غلام احمدی کو برگزیدہ سمجھا اور مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا کا اعلان بھی سنایا۔ لیکن وہ اُن کے لیے ہی وبالِ جان بن گئے اور قبر میں محمد رسول اللہ ﷺ کی پہچان سے نا آشنا ہونے کے سبب لَا اَدْرِیْ کہنے والوں کے لیے دھڑے میں شامل ہوگئے، میدان حشر میں يَا وَيْلَتٰى لَيْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا پکارتے ہوئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ساتھ اُٹھیں گے اور کملی والے کے دامن کو ترستے ہوئے مرزا صاحب سے بیزاری کا اظہار کریں گے۔

آؤ مرزائی دوستو! اب بھی وقت ہے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دامن کو کافی سمجھو اور جس کا سکہ رائج ہے اُسی کی سلطنت تسلیم کرلو، ورنہ دربارِ خداوندی میں بغاوت کی سزا کے متوجب ہوں گے، کیونکہ محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکت پر ہی یوم میثاق سے رب العزت نے نبوت کو ختم کر دیا ہے لہٰذا آپ کے بعد کوئی اور نبی نہ ظلی نہ بروزی نہ اصلی پیدا نہیں ہوسکتا، نبوت کا خطاب خداوندی محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات پر ہی ختم ہو چکا ہے۔ آپ کے بعد نبی کی پیدائش بند ہے، چنانچہ حضور ﷺ کی تبلیغ رحیمی حقیقی کے بعد اگر کوئی یہودی یا نصرانی بن جائے تو اس کا علاج تلوارِ عیسوی سے ہی ہوگا جو خداوند تعالیٰ نے فرما دیا ہے، دوسرے بناوٹی نبی کی ضرورت نہیں، کیونکہ آپ بقانون خداوند کرم لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا تمام جہانوں کے نذیر ہیں"۔(۱)

۱۔ محمد عمر اچھروی، مولانا، مقیاس نبوت، حصہ ۲، صفحہ ۲

قارئین! مرزا قادیانی کی تعلیم کے مطابق وہ ہر اس بندے کو مسلمان سمجھتے ہیں جو مرزا کو مسیح موعود نبی مانتا ہے قادیانی اپنے آپ کو الگ اُمت، الگ جماعت، الگ نظام رکھتے ہیں پورا نبوت والا سسٹم ہے۔لہٰذا جس طرح قادیانی کذاب اور دجال ہے اسی طرح اس کی اُمت بھی کذاب و دجال ہے۔

اے دجال دہر کہو تو سینہ چیر کے دکھلا دیں
ختمِ رُسل کی حرمت پر سب کچھ قربان ہمارا ہے
اُن کے بعد پیغمبر کوئی آئے یہ ناممکن ہے
جلوہ فرما تخت ہدایت پر سلطان ہمارا ہے

(علامہ محمد شہزاد مجددی)

اوہ ہے کذاب جو کردا ہے ہُن دعویٰ نبوت دا
قیامت تیک جاری اے نبوت کملی والے دی
اساں ٹیڑے تے دیوانے نبی فرضی نوں کہیہ کرنا
ہے ساڈے واسطے کافی رسالت کملی والے دی
مکمل کملی والے کر دِتا قصر نبوت نوں
حدیث پاک چوں ویکھو شہادت کملی والے دی
نبی دے دشمناں دے چاک سینے توں رہویں کردا
ایہہ آکھے یوسفا مینوں محبت کملی والے دی

ختم نبوت کا تاج اللہ کریم پہناتا ہے۔ملکہ برطانیہ نہیں

نبوت ورسالت وہ عظیم منصب ہے جو دولت، منبر، علم، ذہانت وفطانت اور سفارش سے نہیں بلکہ فقط اللہ کریم کے انتخاب سے ملتا ہے عبادت و ریاضت، تقویٰ وطہارت، زہد وورع اور انسان کی ذاتی کوشش کا اس میں کوئی دخل نہیں۔انسان کی ذاتی کوشش سے ملنا کبھی ہوا ہے نہ ہو گا بلکہ اب تو نبوت ورسالت کا دروازہ ہی بند کر دیا گیا۔ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ دین حقہ کی

اخلاص پر مبنی تبلیغ واشاعت کی ذمہ داری بھی اللہ کریم کے انتخاب سے ہوتی ہے۔

نبوت ورسالت کسبی نہیں، وہبی ہے۔اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔انتخابات انبیاء علیہم السلام پر قرآن عزیز کی چند آیات ملاحظہ ہوں:

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۳﴾ (۱)

ترجمہ: بیشک اللہ نے چن لیا آدم اور نوح اور ابراہیم کی آل اولاد اور عمران کی آل کو سارے جہاں سے۔

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۷۵﴾ (۲)

ترجمہ: اللہ چن لیتا ہے فرشتوں میں سے رسول اور آدمیوں میں سے بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے۔

وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ الْيَسَعَ وَ يُوْنُسَ وَ لُوْطًا وَ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَ مِنْ اٰبَآىِٕهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ وَ اِخْوَانِهِمْ وَ اجْتَبَيْنٰهُمْ وَ هَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۸۷﴾ (۳)

ترجمہ: اور اسماعیل اور یسع اور یونس اور لوط کو، اور ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی اور کچھ ان کے باپ دادا اور اولاد اور بھائیوں میں سے بعض کو اور ہم نے انہیں چن لیا اور سیدھی راہ دکھائی۔

وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۲﴾ (۴)

ترجمہ: اور جب اپنی پوری قوت کو پہنچا ہم نے اسے حکم اور علم عطا فرمایا اور ہم

۱۔ سورۃ آل عمران، آیت:33
۲۔ سورۃ الحج، آیت:75
۳۔ سورۃ الانعام، آیت:86-87
۴۔ سورۃ یوسف، آیت:22

ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو۔

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ط (۱)

ترجمہ: اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے۔

تاج دارِ ختم نبوت کا انتخاب

یٰسٓ ۚ﴿۱﴾ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ ۙ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۙ﴿۳﴾ (۲)

ترجمہ: یٰس حکمت والے قرآن کی قسم بے شک تو رسولوں میں سے ہے۔

اللہ اکبر جب باقی انبیاء کا انتخاب کیا تو فرمایا ہم نے ان کا انتخاب کیا ہے۔لیکن جب محبوب کی باری آئی تو فرمایا: مجھے قرآن کی قسم تُو رسولوں میں سے ہے۔

یہ انتخاب کوئی معمولی نہیں بلکہ آدم کی تخلیق سے پہلے،نوح کی نبوت و رسالت سے پہلے، ابراہیم کی ذات سے پہلے،موسیٰ کی کلیمی سے پہلے،یعقوب کے ہزن سے پہلے،یوسف کے جمال سے پہلے،داوٗد کی خلاف سے پہلے،سلیمان کی حکومت سے پہلے،اسماعیل کی قربانی سے پہلے، ادریس کی رفعت سے پہلے،ہارون کی وزارت سے پہلے،ایوب کی آزمائش سے پہلے،لوط کی ہجرت سے پہلے،ستاروں کی چمک سے پہلے،چاند کی روشنی سے پہلے،رب کائنات نے پیکر حسن و جمال، شیما کے ویر،بدرمنیر سید الثقلین نبی الحرمین امام الثقلین خطیب الثقلین صاحب قوسین محبوب رب المشرقین والمغربین سید الکونین خواجہ بدر وحنین جد الحسن والحسین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتخاب کیا۔

اسلام اور تکمیل اسلام کا انتخاب

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط (۳)

ترجمہ: آج تمہارے دین کی طرف سے کافروں کی آس ٹوٹ گئی تو اُن سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو آج میں نے تمہارے لئے دین کامل کر دیا۔

۱۔ سورۃ الانعام، آیت:124 ۲۔ سورۃ یٰس:1-3

۳۔ سورۃ المائدۃ:3

دین کی تکمیل اور نعمت کی تعمیل اور پسندیدہ دین اسلام کا انتخاب سرکار مدینہ کے لیے عرش عظیم کے مالک نے خود کیا۔ اسلام مکمل نظام، اسلام مکمل رسالت مکمل، تکمیل دین کا انتخاب کسی اور نبی پر نہیں، بلکہ تاج دار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کیا۔

ختم نبوت کا انتخاب

سوا لاکھ انبیاء تشریف لائے جب دنیا سے گئے تو نبوت و رسالت کا سلسلہ ساتھ ہی ختم ہو گیا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو تریسٹھ سال چار مہینے چھ دن گزار کر اپنے خالق کے ہاں چلے گئے لیکن آپ کی نبوت و رسالت کا نظام قیامت تک چلتا رہے گا۔

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ط (۱)

ترجمہ: ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے۔

کیونکہ آپ کے بعد کوئی رسول نہیں آئے گا۔ختم نبوت کا اعزاز صرف آمنہ کے لال محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کر دیا ہے۔حضور کی نبوت آخری نبوت ہے۔قرآن کتاب آخری ہے۔ کتاب وسنت کا دستور منشور آخری ہے۔"

حضور نبی رحمت، ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت، تکمیل نبوت اور خاتمیت کا انتخاب تو ہے ہی، سرکارِ عالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان، والدین کریمین، رشتہ داری، اولاد مبارک کا انتخاب بھی خود قدرت کی طرف سے ہے جس پر احادیث وتطبیقات پیش کی جا سکتی ہیں۔ طوالت کے خوف سے یہاں گنجائش نہیں نہ ہمارا موضوع۔

لائیں تو یہ دُوسرا دوسَرا جس کو ملا
کوشک عرش و دَنیٰ تم پہ کروڑوں درود

ذات ہوئی انتخاب وصف ہوئے لا جواب
نام ہوا مصطفیٰ تم پر کروڑوں درود

(امام احمد رضا حنفی قادری)

۱۔ سورۃ الاحزاب، آیت:40

مرزا قادیانی کا انتخاب

اس بات میں ذرا بھی شک و شبہ نہیں کہ قادیانی مذہب موجودہ دور کے فتنوں کا سرخیل ہے ۔ دجل وکذب اور تاویل وحیلہ میں اس کا کوئی ثانی نہیں ۔ اگر اس بات میں کوئی ابہام ہو تو آپ قادیانی لٹریچر کا بالاستعیاب مطالعہ کرلیں ۔ آپ خود بخود اس نتیجہ پر پہنچ جائیں گے کہ پورا قادیانی لٹریچر الحاد وضلالت اور فسق واباحت سے بھرا پڑا ہے ۔ ایسے شر انگیز، گمراہ کن اور سوقیانہ عقائد ونظریات صرف کسی تخریبی گروہ کے ہی ہو سکتے ہیں ۔ قادیانی نبوت کی غرض وغایت اس کے سوا کچھ نہیں کہ مسلمانوں کو اُن کے اصل مرکز سے برگشتہ کردیا جائے اور یہی قادیانی مذہب کی ایجاد کا اصل مقصد ہے ۔ قادیانی جماعت کا بانی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی بڑے فخریہ انداز سے اپنی ایک کتاب میں لکھتا ہے کہ وہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ وہ انگریز کی غلامی کو موجب رحمت، اس کی اطاعت کو اسلام کا حصہ، اس کی حکومت کو نعمت الٰہی، اس کے زمانے کو روحانی برکات کا مجموعہ، اس سے وفاداری کو حرزِ جان، اس سے جنگ کرنے والوں کو بدکار اور حرامی، اس کے سایۂ حکومت کو خدا تعالیٰ کی پناہ اور اس کے وجود کو مکہ اور مدینہ سے افضل قرار دیتا ہے ۔ مرزا قادیانی نے انگریز کے اشارہ پر مسلمانوں کے اندر انتشار پیدا کیا اور امت کی وحدت کو نقصان پہنچایا ۔ انگریز کے حکم پر جہاد کو حرام قرار دے کر کفر عظیم کیا ۔ خود کو انگریز کا خود کاشتہ پودا تسلیم کیا ۔ انگریزی اطاعت و حمایت میں درجنوں کتابیں لکھنے کا اقرار کیا ۔ یوں تو اس موضوع پر مرزائی کتب سے حوالہ جات کے انبار ہیں جو پیش کیے جاسکتے ہیں لیکن چند حوالہ جات ملاحظہ کریں اور فیصلہ خود فرمائیں کہ قادیانی نبوت کا انتخاب برٹش حکومت نے کیا ہے یا نہیں......؟[۱]

- میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے ۔ میرا والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا، جن کو دوبار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب کی تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے، اور ۱۸۵۷ء

۱۔ مزید حوالہ جات کی ضرورت ہو تو پروفیسر محمد الیاس برنی کی ''قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ'' اور محمد متین خالد کی ''ثبوت حاضر ہیں'' جلد ۴ ملاحظہ ہوں ۔

میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیے تھے ۔[۱]

الم یفکر اننا ذریة اباء الغذوا اعمارهم فی خدمات هذه الدولة.

ترجمہ: کیا گورنمنٹ اتنا غور نہیں کرتی کہ ہم انہی بزرگوں کی اولاد ہیں جنہوں نے اپنی عمریں حکومت برطانیہ کی خدمت میں صرف کردیں ۔[۲]

- ''سرکار دولتمدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جاں نثار خاندان ثابت کرچکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکّے خیر خواہ اور خدمت گار ہیں، اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں ۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے ۔ لہٰذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گزشتہ کے لحاظ سے سرکار دولتمدار کی پوری عنایات اور خصوصیت توجہ کی درخواست کریں تا کہ ہر ایک شخص بے وجہ ہماری آبروریزی کے لیے دلیری نہ کرسکے'' ۔[۳]

جعل لی السلطنة البرطانیة ربوه امن وراحة و مستقرًا حسنا فلحمدلله.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے میرے لیے سلطنت برطانیہ کو ربوہ، امن وراحت کی پناہ گاہ

۱۔ کتاب البریہ صفحہ ۳ تا ۶ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۴ تا ۱۶ از مرزا قادیانی

۲۔ انجام آتھم صفحہ ۲۵۳ مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۱، صفحہ ۲۸۳ از مرزا قادیانی

۳۔ مجموعہ اشتہارات جلد دوم، صفحہ ۲۹۸ طبع جدید، از مرزا قادیانی

بنایا ہے اور یہ ٹھہرنے کی اچھی جگہ ہے اور اس پر خدا کی حمد وثنا ہے۔(۱)

- ’’بے شک ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اس گورنمنٹ محسنہ کے سچے دل سے خیر خواہ ہوں اور ضرورت کے وقت جان فدا کرنے کو بھی تیار ہوں۔‘‘(۲)
- ’’جماعت جو میرے ساتھ تعلق بیعت و مریدی رکھتی ہے۔ وہ ایک ایسی سچی مخلص اور خیر خواہ اس گورنمنٹ کی بن گئی ہے کہ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ ان کی نظیر دوسرے مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی۔ وہ گورنمنٹ کے لیے ایک وفادار فوج ہے، جن کا ظاہر و باطن گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی سے بھرا ہوا ہے۔‘‘(۳)
- ’’سرکار انگریزی اس درخت کی طرح ہے جو پھلوں سے لدا ہوا ہو۔ اور ہر ایک شخص جو میوہ چینی کے قواعد کی رعایت سے اس درخت کی طرف ہاتھ لمبا کرتا ہے تو کوئی نہ کوئی پھل اس کے ہاتھ میں آ جاتا ہے۔ ہماری بہت سی مرادیں ہیں جن کا مرجع اور مدار خدائے تعالیٰ نے اس گورنمنٹ کو بنا دیا ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ رفتہ رفتہ وہ ساری مرادیں اس مہربان گورنمنٹ سے ہمیں حاصل ہوں۔‘‘(۴)

’’میں بیس برس تک یہی تعلیم اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی دیتا رہا اور اپنے مریدوں کو بھی یہی ہدایتیں جاری کرتا رہا...... یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل رہا ہے، نہ یہ امن مکہ معظّمہ میں مل سکتا ہے، نہ مدینہ میں اور نہ سلطان روم کے پایۂ تخت میں۔‘‘(۵)

پلی ہے مغربی تہذیب کے آغوش عشرت میں
نبوت بھی رسیلی ہے، پیغمبر بھی رسیلا ہے

۱۔ حقیقت الوحی، ضمیمہ، الاستفتاء صفحہ ۴۶، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۲۲، صفحہ ۶۶۸، از مرزا قادیانی
۲۔ البلاغ، صفحہ ۲۰ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۳، صفحہ ۴۰۰ از مرزا قادیانی
۳۔ ستارہ قیصریہ صفحہ ۱۲ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۲، صفحہ ۲۶۴ از مرزا قادیانی
۴۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۵۴۸ طبع جدید از مرزا قادیانی
۵۔ تریاق القلوب، صفحہ ۲۸، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۵، صفحہ ۱۵۶، از مرزا قادیانی

میرے معزز قارئین! مرزا قادیانی کی یہ تحریریں حوالہ جات خود شاہد ہیں کہ مرزا قادیانی انگریزوں کا خاندانی نوکر، وفادار جاںنثار، لے پالک، خود کاشتہ پودا اور باپ دادا سے انگریزوں کی جوتیاں صاف کرنے والا خادم خاص تھا۔

مذکورہ حوالہ جات کے بعد بطور ذائقہ چند اشعار بھی پڑھ لیں جن میں شاعر نے انہیں حوالہ جات کو پنجابی نظم میں بیان کیا ہے۔

پودا کاشتہ ایہہ خود انگریز کیتا پانی انہدیاں جڑھاں نو لاوندے رہے
خود مرزے ایہہ گل تسلیم کیتی گورے فائدہ مینوں پہچاوندے رہے
مرزے ہوریں ایجنٹ برطانیہ دے نعرہ انہاں دا بول سناوندے رہے
تحفہ قیصریہ وچہ تسلیم کیتا ملکہ تائیں خبراں گھلاوندے رہے
آکھے میں تے میری جماعت ساری گورنمنٹ دی وفادار ہے جی
اج تک کردار سامنے جی مرزائی ٹولہ قومی غدار ہے جی
ایہہ ٹولا دشمن اسلام دا اے یہودیاں نال ونج وپار ہے جی
مرزائی اج وی بیٹھے برطانیہ وچ اہناں نال اجے پیارے ہے جی

❀❀❀

در حرم زاد و کلیسا را مرید — پردۂ ناموس مارا بر درید
شیخ اُو لُرد فرنگی را مرید — گرچہ گوید از مقام بایزید
دولت اغیار را رحمت شمرد — رقصہا گرد کلیسا کرد و مُرد
(اقبال)

حضرت داؤد علیہ السلام کے سرانور پر تاجِ ختم نبوت نہیں سجا

’’کائنات کی ممکنات میں ایک ایسی چیز ہے جس کے ساتھ کی دوسری اللہ کریم نے پیدا ہی نہیں کی۔ دو تاج نہیں بنائے کہ دو سر بنائے جاتے۔ ایک ہی تاج اور ایک ہی سر بنایا۔ یہ اتنا بڑا مسئلہ ہے جو میں نے عرض کیا ہے کہ ہزار مسائل کی کنجی یہ مسئلہ ہے۔ آپ یہ مت

سمجھیں کہ یہ تو سادہ سی بات ہے کہ ایک سر ہے اور ایک تاج ہے۔ یہ بات سادی نہیں بلکہ اس بات پر مکمل کتاب ''امتناع النظیر'' امام فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمائی ہے اس کی بنیاد یہی مسئلہ ہے۔ فرمایا ایک ہی تاج بنایا ہے وہ کسی اور رسول کو نہیں پہنایا۔ اللہ کریم نے کسی خلیفہ کو نہیں پہنایا۔ آدم علیہ السلام کو اپنا خلیفہ قرار دیا مگر تاج ختم نبوت نہیں پہنایا۔

داؤد علیہ السلام کو فرمایا:

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى (۱)

ترجمہ: اے داؤد ہم نے آپ کو زمین میں خلیفہ بنایا۔ ہم نے آپ کو خلیفہ تو بنا دیا ہے لیکن ایک بات یاد رکھنا۔

لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى اے میرے خلیفہ! اپنی خواہشات اور مرضی کی پیروی نہ کرنا۔

ہم نے پوچھا کہ تاج کس کو پہنانا ہے۔

داؤد تو خلیفہ ہیں اتنے طاقتور اور فضیلت والے ہیں کہ پہاڑ کی طرف انگلی کریں فرمائیں۔ اے پہاڑ .... عدل والا خلیفہ۔

ہاتھ میں ایسی طاقت قدرت نے رکھ دی کہ لوہے کو ہاتھ میں لے تو پانی کر دے، دنیا بھٹیوں میں نرم کر کر کے تھک جائے ان کے ہاتھ میں کیا ہے کہ ہاتھ ٹھنڈا ہے لیکن لوہے کو ہاتھ لے تو نرم کر دے۔

آپ نے کبھی پہاڑ سے کہا...... او پہاڑ......؟

داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں چلنا میرے ساتھ، پہاڑ کہنے لگا کہاں جانا؟ فرمایا افغانستان۔ چلے کہاں سے؟ فرمایا! شام سے۔ پوچھا۔ کام کیا ہے؟ فرمایا! بس صبح کی سیر کے لیے نکلا ہوں۔ پوچھا شام کو بھی جاتے ہو؟ فرمایا! شام کو ادھر نہیں بلکہ مغرب کی طرف اتنا ہی دور جاتے ہیں۔ یہ ہماری چہل قدمی ہے۔ پوچھا کس چیز پہ جاتے ہو؟ فرمایا! جس تخت پر ہیں اسی کو اڑا لیتے ہیں۔

۱۔ سورۃ ص، آیت: 26

فقیر حضرت داؤد علیہ السلام کے مزار پر اپنے ساتھیوں کے ہمراہ حاضر ہوا تو اسی آیت مبارکہ کا خطبہ فقیر نے وہاں بھی دیا غور کیا اور کہا کہ داؤد علیہ السلام نبی بھی تھے، خلیفہ بھی تھے، سوہنے بھی تھے، آواز بھی خوبصورت تھی۔

پھر بیٹا کون......؟ سلیمان علیہ السلام، ساری دنیا کے حکمران، درندے، پرندے، جن، ہوائیں، جن کے سامنے مسخر تھیں۔ بیت المقدس میں کھڑے ہو کر میں نے یہ وعظ کیا زبور والے پیغمبر۔ لیکن تاج ان کے سَر بھی نہیں آیا۔

روحِ داؤد علیہ السلام سے سوال کیا کہ کمی تو آپ میں بھی کوئی نہیں لیکن یہ تاج آپ کے سرِ انور پر کیوں نہیں سجایا گیا۔

فرمایا: تو میری شان پر غور کرتا ہے آگے یہ نہیں دیکھتا کہ مجھے رب فرما رہا ہے۔ ''لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى'' کہ اپنی خواہش پر نہ چلنا۔

فرمایا تاج اُن کے سر انور پر آئے گا جن کو خالق یہ نہ کہے کہ ''لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى'' بلکہ یہ کہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى

میرا محبوب اپنی خواہش سے تو کبھی بولا ہی نہیں میں بلاؤں تو بولتا ہے۔''(۱)

قل کہہ کے اپنی بات بھی لب سے تیرے سنی
ہے اتنی تیری گفتگو اللہ کو پسند

❀❀❀

زبان نبی سے خدا بولتا ہے
ہے وحی الٰہی مقال محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(سید نفیس الحسینی)

❀❀❀

۱۔ مناظر اسلام سید محمد عرفان شاہ مشہدی کے خطاب سے اقتباس

قرآن نے کھولا آیہ مَا یَنۡطِقُ سے راز
اللہ کا کلام ہے ارشادِ آنحضور ﷺ
(راجہ رشید محمود)

حضرت ابراھیم علیہ السلام کے سرِ انور پر تاجِ ختم نبوت نہیں سجا

"جب فقیر حضرت ابراھیم خلیل اللہ علیہ السلام کے مزار مقدس پر حاضر ہوا تو سلام عرض کیا انہی الفاظ سے جن سے فرشتوں نے سلام پیش کیا تھا۔

رَحۡمَتُ اللّٰہِ وَ بَرَکٰتُہٗ عَلَیۡکُمۡ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ ؕ اِنَّہٗ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ ﴿۷۳﴾ (۱)

ترجمہ: اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں تم پر اس گھر والو! بیشک وہی ہے سب خوبیوں والا عزت والا۔

جب جد الانبیاء علیہ السلام کے مزار پر حاضری ہوئی تو وہی مکالمہ ذہن میں آ گیا کہ آپ خلیل اللہ ہیں بڑی شان ہے۔

وَ اتَّخَذَ اللّٰہُ اِبۡرٰہِیۡمَ خَلِیۡلًا ﴿۱۲۵﴾ (۲)

ترجمہ: اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا۔

اللہ کریم نے ابراھیم علیہ السلام کو دوست بنالیا اور خلیل عام دوست نہیں ہوتا خاص یار "الخلیل" اللہ کے یار، قدم رکھا پتھر پر۔

جہاں ابراہیم کا قدم لگا وہاں پر بڑوں کے سر جھکا دیے۔

بارگاہ ابراہیم میں پہنچنے پر روحِ ابراہیم سے سوال کیا کہ وہ تاج جو بنایا گیا ہے وہ آپ کے سر پر کیوں نہیں آیا۔

فرمایا! غور کرو میں نے دعا کی اپنے رب سے۔

وَ لَا تُخۡزِنِیۡ یَوۡمَ یُبۡعَثُوۡنَ ﴿۸۷﴾ (۳)

۱۔ سورۃ ھود، آیت:73 ۲۔ سورۃ النساء، آیت:125
۳۔ سورۃ الشعراء، آیت:87

ترجمہ: اور مجھے رسوا نہ کرنا جس دن سب اٹھائے جائیں گے۔

مالک قیامت کے دن جب اٹھائیں جائیں تو پریشان نہ کرنا۔ "خذی" میں مبتلا نہ کرنا۔

فرمایا میں خلیل ہوں میں اللہ کے خوف سے ڈرتا ہوں۔ عرض کی وہ تاج پھر کس کے سر کے مطابق بنا۔

فرمایا قرآن پڑھ وہ تاج بھی ایک ہے اور سر بھی ایک ہے اور وہ سر وہ ہے جس کو لَا تُخۡزِنِیۡ یَوۡمَ یُبۡعَثُوۡنَ ﴿۸۷﴾ والی دعا نہیں کرنی پڑتی بلکہ رب خود وعدہ فرما رہا ہے کہ

یَوۡمَ لَا یُخۡزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَہٗ ۚ (۱)

ترجمہ: جس دن اللہ رسوا نہ کرے گا نبی اور ان کے ساتھ کے ایمان والوں کو۔

میرے محبوب تشریف لائیے قیامت کے دن حشر کے میدان سے نہ ہم تجھے پریشان کریں گے اور نہ تیرے غلاموں کو۔

لطیفہ:

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لیے واحد متکلم کا صیغہ استعمال فرمایا:

لَا تُخۡزِنِیۡ

ترجمہ: مجھے رسوا نہ کرنا۔

اور یہاں فرمایا جارہا ہے اے میرے حبیب آپ کو بھی اور آپ کے غلاموں کو بھی پریشان نہیں کریں گے"۔ سبحان اللہ! (۲)

نبوت تخت اُن کا خاتمیت تاج ہے اُن کا
یونہی تعریف شاہِ دو سَرا کرتے رہیں گے ہم
(سید امین گیلانی)

کیونکہ

تاجِ ختم نبوت — میرا مصطفیٰ ﷺ
انبیاء کی شریعت — میرا مصطفیٰ ﷺ

۱۔ سورۃ التحریم، آیت:8 ۲۔ مناظر اسلام سید محمد عرفان شاہ مشہدی کے خطاب سے اقتباس

مرسلوں کی جمعیت — میرا مصطفیٰ ﷺ
قدسیوں کی طبیعت — میرا مصطفیٰ ﷺ
رازِ لولاک لمحے — میرا مصطفیٰ ﷺ
عظمتوں کا علم ہے — میرا مصطفیٰ ﷺ
رازِ لوح وقلم ہے — میرا مصطفیٰ ﷺ
غربتوں کا بھرم ہے — میرا مصطفیٰ ﷺ
اپنے رب کا جبی ہے — میرا مصطفیٰ ﷺ
مہرو ماہ جبیں ہے — میرا مصطفیٰ ﷺ
دلکشا دلنشیں ہے — میرا مصطفیٰ ﷺ
اعلیٰ واعلیٰ — میرا مصطفیٰ ﷺ
سب سے ہے بالا — میرا مصطفیٰ ﷺ
کالی کملی کا والا — میرا مصطفیٰ ﷺ
جس کا اک یار اعلیٰ — میرا مصطفیٰ ﷺ
جس کا اک یار کالا — میرا مصطفیٰ ﷺ
جس کو رب نے ہے پالا — میرا مصطفیٰ ﷺ
جس نے سب کو سنبھالا — میرا مصطفیٰ ﷺ
کبھی شمس الضحیٰ بن کر — کبھی بدر الدجیٰ بن کر
کبھی نورِ خدا بن کر — وہ ہر شے میں نظر آیا
محمد ﷺ مصطفیٰ بن کر

تاج وتخت ختم نبوت ......زندہ آباد

عقیدۂ ختم نبوت امت کا متفق مسئلہ ہے وَحدتِ اُمت عقیدۂ ختم نبوت میں پنہاں ہے تاریخ گواہ ہے ردِّ قادیانیت پر جب بھی کامیابی و فتح نصیب ہوئی وحدت امت کی برکت سے

ہوئی۔تحاریک ختم نبوت 1953ء،1974ء،1984ء شاہد و عادل ہیں۔لیکن شومیٔ قسمت کہ اس موضوع پر بھی ابھی تک ہمارا مستقل بیٹھنا قسمت میں نہ ہو سکا اللہ کریم ہمیں وحدت نصیب فرمائے۔

ایک فکر جس کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں جو لوگ سرکار کریم، مولائے اکرم ﷺ کی شانِ ختم نبوت کے ''تاج'' اور ''تخت'' کے بارے تو ''زندہ'' آباد ہونے کے عقیدہ رکھتے ہیں لیکن سرکار ختمی مرتبت ﷺ کی ذاتِ ستودہ صفات بارے موت (مردہ) ہونے کا عقیدہ لیے بیٹھے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اب اپنی تُربت انور میں حیات نہیں ہیں انہیں دعوت فکر ہے کہ جس ہستیٔ انور ﷺ کو خالق نے یہ شان عطا کر رکھی ہے کہ قیامت و مابعد قیامت ان کا ''تاج'' اور ''تخت'' زندہ آباد ہے تو ان کی ذاتی حیات طیبہ کا عالم کیا ہوگا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ ایک لمحہ کے لیے موت آئی اور بس۔

انبیاء کو بھی اَجل آنی ہے
مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اُسی آن کے بعد اُن کی حیات
مثل سابق وہی جسمانی ہے

(امام احمد رضا حنفی قادری)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا حنفی قادری نور اللہ مرقدہ ایک جگہ فیصلہ کن لہجے میں کیا خوب فرماتے ہیں۔

تُو زندہ ہے واللہ تُو زندہ ہے واللہ
میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

نتیجتاً ''تاج وتخت ختم نبوت ...... زندہ آباد'' نعرہ ''عقیدۂ حیات النبی'' رکھنے والے غلامانِ رسول کو ہی سجتا ہے نہ کہ انہیں جو اپنے ''مماتی'' ہونے پر مصر ہیں۔

نکتہ

فکر کا مقام ہے ان لوگوں کے لیے جو سرکار دو عالم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے قائل نہیں اور نعرہ لگاتے ہیں۔ ''تاج و تخت ختم نبوت''......زندہ آباد۔

یہ نعرہ لگانا ہی اُن کے اپنے عقیدے کے خلاف ہے۔ کیونکہ یہ ایک مسلمہ اصول ہے درسیات میں ''کہ صفت کے بغیر موصوف نہیں پایا جاتا''۔

جوہر کے بغیر عرض نہیں پایا جاتا۔

''تاج'' اور ''تخت'' جان عالم ﷺ کی صفات مبارکہ ہیں اور خود صاحب تاج و تخت ﷺ موصوف ہیں تو کیسے ہوسکتا ہے کہ صفات تو زندہ ہوں اور موصوف زندہ نہ ہو۔ لہٰذا اپنا نعرہ یا تو عقیدہ کے مطابق بدلیں یا پھر صاحب تاج و تخت ﷺ کو بھی زندہ مانیں۔

جب تاج و تخت کی یہ شان اقدس ہے تو صاحب تاج و تخت ﷺ کی رفعت شان کا اندازہ کیسے ہوسکتا ہے۔ آپ ﷺ بالیقین حیات ہیں۔

روضہ اقدس میں ہیں آقا زندہ
ذرا دل کے پردے ہٹا کر تو دیکھو

اہل سنت و جماعت کا نعرہ اپنے عقیدے کے مطابق الحمدللہ درست ہے۔ ''تاج دارِ ختم نبوت......زندہ آباد''

اس نعرہ میں صفت بھی ہے اور موصوف بھی، جوہر بھی ہے اور عرض بھی۔ یہ نعرہ ہی بتا رہا ہے کہ ہم سرکار کی صفات کو بھی زندہ مانتے ہیں اور موصوف مقدس ﷺ کو بھی۔

لطیف تقریری نکتہ

نعرہ لگتا ہے: ''تاج و تخت ختم نبوت......زندہ آباد''

یعنی ''تاج'' بھی زندہ آباد اور ''تخت'' بھی زندہ آباد۔

غور فرمائیے ''تاج'' سر کے اوپر ہوتا ہے جبکہ ''تخت'' پاؤں کے نیچے۔ کہنے والے کہتے ہیں کہ ''تاج'' بھی زندہ جو سرِ انور کے اوپر ہے اور ''تخت'' بھی زندہ آباد جو قدمین شریفین کے نیچے ہے اور جو ذات مبارک ﷺ ''تاج'' اور ''تخت'' کے درمیان ہے وہ

زندہ نہیں ہے......؟

عجب بات ہے جب تاج و تخت زندہ ہیں تو سرکار ختمی مرتبت ﷺ بھی بلاشبہ یقینی طور پر اپنی حیاتِ برزخی، حیاتِ حسی اور حیاتِ شعوری کے ساتھ تُربت انور میں زندہ ہیں۔

لہٰذا وہ لوگ (غیر مقلدین، فرقہ مماتیہ) جن کے نزدیک سرکار دو جہاں ﷺ بے حس، بے جان، بے شعور، بے علم اور تمام کمالات حیات سے خالی محض دھڑ پڑے ہیں (معاذ اللہ) وہ توجہ کریں وہ کس منہ سے یہ نعرہ لگاتے ہیں اپنے عقیدۂ باطلہ سے توبہ کریں اور حدیث مبارکہ پر یقین کریں فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ (۱)

اہل سنت و جماعت کا عقیدہ مبارک ہے کہ تمام انبیاء کے اجساد طیبہ اپنی قبور ارضیہ میں زندہ ہیں تو سرکار ابد قرار ﷺ بدرجہ اتم روضہ اطہر میں حیات ہیں اپنے غلاموں کا درود و سلام سنتے ہیں اور محبت والوں کا جواب عطا فرماتے ہیں۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (۲)

ترجمہ: اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (۳)

ترجمہ: اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا،

کے تحت غلامانِ صاحب تاج و تخت ﷺ کی حیات کا یہ عالم ہے تو خود تاجدار ختم نبوت ﷺ کی حیات مقدمہ کا عالم کیا ہوگا۔

لطیف نکتہ

تاج مبارک سرِانور کے اوپر اور مصلیٰ مبارک قدمین شریفین کے نیچے۔

سفر معراج بیت المقدس مسجد اقصیٰ میں کُل انبیاء سرکار انبیاء ﷺ کے استقبال کے

۱۔ رواہ ابوداؤد ۲۔ سورۃ البقرۃ، آیت:154
۳۔ سورۃ البقرۃ، آیت:169

لیے حاضر ہیں آدم صفی اللہ بھی، نوح نجی اللہ بھی، ابراہیم خلیل اللہ بھی، اسماعیل ذبیح اللہ بھی، موسیٰ کلیم اللہ بھی، عیسی روح اللہ بھی تمام انبیاء ورسل، لیکن کسی نبی اور رسول نے جرأت نہیں کہ سردارِ انبیاء ﷺ کے مصلیٰ امامت پر جلوہ فرما ہوں اور نہ ہی حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کسی نبی اور رسول کو سرکار کی موجودگی میں آپ ﷺ کے مصلیٰ پر کھڑا کیا۔

جب انبیاء ورسل میں سے کوئی بھی اس مصلیٰ پر کھڑا نہیں ہوسکتا جو جانِ عالم ﷺ کے قدمین کے نیچے ہے تو وہ تاجِ ختم نبوت جو سرِ انور پر ہے اُسے پہننے کی جرأت کسے ہے۔

یہاں تو جناب عیسیٰ علیہ السلام اپنے حواریوں سے کہہ رہے ہیں کہ

اس نبی آخرالزماں کے جوتیوں کے تسمے کھولنے کا موقع ملے تو میرے لیے سب سے بڑا اشرف ہے۔

نماز اقصیٰ میں تھا یہی سِرّ عیاں ہو معنیٔ اول و آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آ کے کر گئے تھے
(امام احمد رضا حنفی قادری)

شب ِمعراج مسجد اقصیٰ میں جو حضور علیہ السلام نے تمام انبیاء کرام و رسل عظام علیہم السلام کو نماز پڑھائی، اس میں یہی راز تھا کہ پہلے اور آخری کا فرق واضح ہو جائے (کہ آخر میں آنے کا مطلب یہ نہیں کہ آخری کی شان و عظمت بھی کم ہے) جو انبیاء کرام علیہم السلام سے پہلے اپنی نبوتوں کے ڈنکے بجا گئے تھے وہ سارے ہاتھ باندھ کر حضور علیہ السلام کے پیچھے کھڑے ہوئے ہیں تو پھر بتاؤ بھلا شان کس کی زیادہ ہوتی؟

ہفت سما کو تیرے واسطے سجایا گیا، بہشت میں بھی جشن خوشی منایا گیا
بجھائی گئی ہے جہنم کی آگ اس خاطر حبیب آپ کو ہے عرش پہ بلایا گیا

مقتدی سارے کے سارے (انبیاء کرام) مسجد اقصیٰ میں پہنچ چکے ہیں۔ حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام قبر میں صلوٰۃ پڑھتے ہوئے دیکھ آئے ہیں مگر یہاں انبیاء کرام کی صفوں میں وہ بھی ایڑیاں اٹھا اٹھا کر حضور علیہ السلام کی راہ تک رہے ہیں وہ اتنا جلدی کیسے

پہنچ گئے آسمان پہ بھی حضور علیہ السلام کے پہنچنے سے پہلے پہنچ گئے یا تو حاضر ناظر ماننا ہوگا اور ساتھ ساتھ یہ بھی مانے بغیر گزارا نہیں کرسکتا۔ کہ حضور علیہ السلام براق پہ سوار ہو کر گئے اور نبی اپنی نبوت کی پرواز رفتار سے گئے اور براق کبھی نبوت کی رفتار کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ پھر سارے نبی ڈیوٹیوں پر تھے۔ جبکہ حضور سیر پہ تھے ڈیوٹی والا جلدی جاتا ہے اور سیر والا ٹہل ٹہل کر خراماں خراماں جاتا ہے جس کو استقبالیہ دیا جارہا ہو دیکھتے نہیں کہ وہ آخر میں آتا ہے اور استقبال کرنے والے دو گھنٹے پہلے پہنچے ہوتے ہیں۔ ہر نبی اپنی امت کا امام ہوتا ہے ہر نبی نے سوچا ہوگا کہ دیکھو کس کو مصلیٰ امامت ملتا ہے کیونکہ وہاں صفی اللہ بھی ہیں، نجی اللہ بھی ہیں، روح اللہ، خلیل اللہ، کلیم اللہ، ذبیح اللہ علیہم السلام، سارے ہیں (لیکن نبی ہیں مرزا قادیانی کانا دجال وہاں نہیں تھا) اچانک حضور علیہ السلام کی سواری پہنچی تو سارے نبیوں نے رُخ وَالضحیٰ دیکھ کر نعرہ بلند کیا۔

اس کا ترجمہ یوں کیا ہے۔

ہن ہو گیا کم سخالا جے
اوہ! آ گیا کملی والا جے

بیت المقدس میں نبی کہہ رہے ہیں، آسمان پہ فرشتے پڑھ رہے ہیں شُکر الحمدللہ کوئی آیا ہے مہمان اپنا خون دل لخت جگر خوب ہے ساماں اپنا اور سبحان اللہ!

ندا آئی دریچے کھول دو ایوان قدرت کے
نظارے خود کرے گی آج قدرت شان قدرت کے

چنانچہ جبریل امین نے حضور ﷺ کو مصلیٰ امامت پر تشریف لانے کی دعوت دی اور عرض کیا۔ جہاں آپ ہوں وہاں کوئی اور امام نہیں ہوسکتا، کسی نبی نے مصطفیٰ ﷺ کی امامت پہ اعتراض نہیں کیا۔

فرشتوں نے یہ منظر دیکھا تو بعض بولے کیا خوب امامت ہوتی ہے اور بعض نے کہا خوب جماعت ہوتی ہے کچھ نے کہا ایسے امام کے لیے ایسے ہی مقتدی ہونے چاہئیں کہ

سارے ہی نبی اور کچھ دوسروں نے کہا ایسے مقتدیوں کے لیے ایسا ہی امام ہونا چاہیے کہ سب کا ہی نبی۔ نہ ساری دنیا میں کوئی ایسا امام ہوسکتا ہے اور نہ ہی سارے جہاں میں ایسے مقتدی ہو سکتے ہیں۔ مقتدی اگر لاجواب و باکمال ہیں تو امام بھی بے مثال و صاحب کمال بھی ہے، صاحب حسن و جمال بھی ہے۔

یوں تو سارے نبی محترم ہیں مگر
سرورِ انبیاء تیری کیا بات ہے
رحمت دو جہاں اک تری ذات ہے
اے حبیب خدا تیری کیا بات ہے

❁❁❁

’’حدائق بخشش‘‘ سے منتخب اشعار

(جن اشعار میں سرکار خاتم ﷺ کی شان بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے لفظ ’’تاج‘‘ کا استعمال فرمایا ہے)۔

(1)

کیا بھول ہے ان کے ہوتے کہلائیں
دنیا کے یہ تاج دار آقا

دنیا کے بادشاہ یہ غلطی کیوں کرتے ہیں کہ حضور ﷺ جیسا آقا ہونے کے باوجود اپنے آپ کو آقا کہہ رہے ہیں۔

منگتے تو منگتے ہیں کوئی شاہوں میں دکھا دو
جس کو میری سرکار سے ٹکڑا نہ ملا ہو
آتا ہے فقیروں پہ انہیں پیار کچھ ایسا
خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتے کا بھلا ہو

قیامت والے دن سارے نبی اور غیر نبی حضور علیہ السلام ہی کے جھنڈے تلے ہوں گے۔ (حدیث)

(2)

لَمْ یَاتِ نَظِیْرُكَ فِیْ نَظَرٍ مثل تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ دو سَرا جانا

یارسول اللہ! آپ جیسا تو کبھی نہ دیکھا گیا نہ آئندہ دیکھا جائے گا کیونکہ

او سچّا ای رَبّ نے توڑ دِتّا
جہدے وِچ محمدؐ نوں ڈھالیا سی

اللہ نے آپ جیسا کوئی پیدا ہی نہیں فرمایا۔ جہانوں کی بادشاہی آپ کو ہی سجتی ہے اس لیے ہم نے آپ کو جہانوں کا بادشاہ مان لیا ہے۔ مطلع میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے عقیدے کی ترجمانی واضح نظر آ رہی ہے۔ انہوں نے حضور علیہ السلام کی شان میں عرض کیا۔

وَ اَحۡسَنُ مِنۡكَ لَمۡ تَرَقَّطُ عَيۡنِيۡ
وَ اَجۡمَلُ مِنۡكَ لَمۡ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقۡتَ مُبَرَّاً مِّنۡ كُلِّ عَيۡبٍ
كَاَنَّكَ قَدۡ خُلِقۡتَ كَمَا تَشَاءُ

اے میرے آقا! آپ جیسا حسین تو میری آنکھ نے دیکھا تک نہیں۔ اور دیکھے کیسے کہ آپ جیسا جمیل کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔ آپ تو ہر عیب سے پاک پیدا کیے گئے۔ گویا اپنی مرضی سے بنائے گئے۔

(3)

تاج والوں کا یہاں خاک پہ ماتھا دیکھا
سارے داراؤں کی دارا ہوئی دارائی دوست

اللہ کے محبوب کی حکومت دنیا کے اور دین کے سارے حکمرانوں پر ہے اس لیے آپ کے آستانے کی خاک پہ دنیا کے بادشاہ آ کر جبیں سائی کرتے ہیں۔

حضور علیہ السلام کی ولادت کے وقت ہی اعلان کر دیا گیا تھا۔

قُبِضَ مُحَمَّدٌ عَلَى الدُّنۡيَا كُلِّهَا وَلَمۡ يَبۡقِ خَلۡقَ مِنۡ اَهۡلِهَا اَنۡ دَخَلَ فِيۡ قَبۡضَتِهٖ.

ترجمہ: محمد نے ساری دنیا پر قبضہ کر لیا تو کوئی بھی ان کی حکومت سے باہر نہیں ہے۔

ایک حدیث میں آپ نے فرمایا! میرے دو وزیر زمین پہ ہیں (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) دو آسمان پر (جبرائیل و میکائیل علیہما السلام) اور یہ بات پکی ہے کہ وزیر بادشاہوں کے ہی ہوتے ہیں اور بادشاہت کے علاقے میں ہی ہوتے ہیں۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ حکومت

پاکستان میں ہو اور وزیر بھارت یا امریکہ میں ہوں۔ وہاں تو سفیر ہو سکتے ہیں تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دوسرا جتنا بھی بڑے سے بڑا بادشاہ ہو اس کی حکومت صرف زمین پہ ہو سکتی ہے اور ہمارے آقا ﷺ کی حکومت زمین پہ بھی ہے آسمان پر بھی، میرا ایک شعر ہے۔

وَزِيۡرَاىَ فِي السَّمَاءِ وَوَزِيۡرَاىَ فِي الۡاَرۡضِ
ظاہر ہے اس حدیث سے حکومت رسول ﷺ کی

(4)

ان کا منگتا پاؤں سے ٹھکرا دے وہ دنیا کا تاج
جن کی خاطر مر گئے منعم رگڑ کر ایڑیاں

جس دنیوی تاج و تخت کے لیے دنیا دار لوگ ایڑھیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتے ہیں ہمارے آقا ﷺ کے در کے گداؤں کو اللہ تعالیٰ نے درِ رسول کا بھکاری ہونے کی وجہ سے ایسی شان استغنا عطا فرمائی ہے کہ وہ اس تخت و تاج کو پاؤں کی ٹھوکر اور جوتے کی نوک پہ رکھتے ہیں۔

تخت سکندری پر وہ تھوکتے نہیں ہیں
بستر لگا ہوا ہے جن کا تیری گلی میں

غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو جب شاہ سنجر نے مُلک نیمروز قبول کرنے کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا: من ملك نيم روز بينك جو نمي فرم۔ تیرے پورے ملک نیمروز کی میرے نزدیک ایک جَو کے دانے کے برابر بھی قدر نہیں ہے کہ تیرے پاس ملک نیمروز ہے تو میرے پاس نالہ نیم شب ہے۔ (۱)

اور حضرت ابراہیم ادھم علیہ الرحمۃ نے جب اپنی بہت بڑی حکومت چھوڑ کر فقیری اختیار کی اور لکڑیاں اکٹھی کرتے تو ایک دن دریا کے کنارے اپنا لباس سی رہے تھے کہ ایک وزیر دیکھ کر رونے لگا کہ کتنا بڑا بادشاہ تھا اور اب کیا حال ہے۔ آپ نے سوئی دریا میں پھینک

۱۔ التذکیر، ص ۱۰۴، ج ۳۔ از اشرف علی تھانوی

دی اور مچھلیوں کو حکم دیا کہ میری سوئی نکال کر لاؤ کوئی مچھلی سونے کی سوئی لے کر آ گئی ،کوئی چاندی کی، آپ نے فرمایا میری سوئی جو لوہے کی ہے وہ لاؤ، چنانچہ ایک مچھلی آپ کی بعینہٖ وہی سوئی لے کر آ گئی آپ نے فرمایا اے وزیر مجھے بتا یہ بادشاہی ہے کہ وہ۔

صحابہ کرام کو اسلام چھوڑنے کے بدلے رشتوں اور حکومتوں کی پیشکشیں ہوتی رہیں مگر انہوں نے ہر شے کو غلامی مصطفیٰ ﷺ پر قربان کر دیا اور دنیا کو درس دیا کہ۔

جے چھڈ دیئے دنیا ہوسکدا گزارا
محمد ﷺ نوں چھڈ یاں گزارا نئیں ہونا

(5)

تاج روح القدس کے موتی جسے سجدہ کریں
رکھتی ہیں وَاللہ وہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں

میرے شان والے نبی کی کیسی عظمت و شان ہے کہ سید الملائکہ حضرت جبریل امین جب معراج کی رات حضور علیہ السلام کے قدموں کے بوسے لے رہے تھے تو اس کے نورانی تاج کے جنتی اور نورانی موتی حضور علیہ السلام کے قدموں کو سجدہ کرنے کے لیے جھکے ہوئے تھے اور زبانِ حال سے کہہ رہے تھے۔

نہ جنت نہ جنت کی کلیوں میں دیکھا
مزہ جو محمد ﷺ کی تلیوں میں دیکھا

(6)

اُس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

میں کوئی کسی معمولی در کا منگتا نہیں ہوں بلکہ آقائے دو جہاں ﷺ کی گلی کا فقیر ہوں جہاں دنیا کے بڑے بڑے بادشاہ بھی سرکار ﷺ کے کرم کی بھیک مانگتے پھر رہے ہیں۔

منگتے تو منگتے ہیں کوئی شاہوں میں دکھا دو
جس کو میری سرکار سے ٹکڑا نہ ملا ہو

(7)

ملک کونین میں انبیاء تاج دار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

انبیاء کرام علیہم السلام دونوں جہانوں کے بادشاہ ہوتے ہیں اور ہمارے آقائے علیہ السلام کا مقام و مرتبہ یہ ہے کہ آپ ان بادشاہوں کے بھی بادشاہ ہیں کیونکہ۔

ہے انہی کے دم قدم سے باغِ عالم میں بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں عالم نہ ہو

(8)

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاج ور کی ہے

نبی کریم ﷺ کی بندگی یعنی خدمت و غلامی بھی خدا ہی کا فرض ہے مگر یہ فرض سب فرائض سے اعظم و اہم ہے جیسا کہ صدیق اکبر اور مولیٰ علی رضی اللہ عنہما نے عمل کر کے بتا دیا۔ اور اللہ و رسول نے اسے مقبول رکھا۔ ان جلیل القدر صحابہ کرام کے مذکورہ معمولات سے معلوم ہوا کہ تمام فرائض بعد میں ہیں فرع اور شاخیں ہیں اور سب سے بڑا بنیادی فرض آقائے دو جہاں علیہ السلام کی نوکری اور غلامی ہے۔

(9)

کیوں تاج دارو خواب میں دیکھی کبھی یہ شے
جو آج جھولیوں میں گدایانِ در کی ہے

اے دنیا کے بادشاہو! ذرا ایمان سے بتاؤ کہ تم نے کبھی خواب میں بھی وہ آرام و سکون دیکھا ہے جو مدینہ کے گداؤں بلکہ سگانِ کوئے مدینہ کو نصیب ہے؟ بولو، بولو! چپ کیوں ہو گئے ہو کیا میرے اس سوال کا جواب یہی نہیں؟ کہ ہرگز نہیں، ہرگز نہیں وَاللہ نہیں، وَاللہ نہیں۔

ہو جائے جو سرکار کی رحمت کا اشارہ
سگ اپنا بنائیں مجھے دربانِ مدینہ
مرنے پہ بھی چھوڑیں گے نہ محبوب کا کوچہ
عُشّاق کی جنت ہے بیابانِ مدینہ
گھبرائیں گے سب مہر قیامت کی تپش سے
بے خوف مگر ہوں گے گدایاں مدینہ

(10)

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

ہمارے آقا ومولیٰ ﷺ کی عظمت وشان کا عالم یہ ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے تخت و تاج والے (شاہان وقت) جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سرِ انور و اقدس پہ نورانی دستار شریف دیکھتے ہیں تو حیران وششدر ہو کر بے اختیار ان کے سر جھک جاتے ہیں اور لبوں پہ یہ دعا جاری ہو جاتی ہے۔

یااللہ! نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور برکت فرما۔اور نور والے آقا کی عظمت کا مزید بول بالا فرما۔

آں خسرو عرش آستاں آں داروگیتی ستاں
آں قبلہ گاہ اِنس و جان، آں خاتم پیغمبراں
آن تاجدارِ ملک و دین، داری اقلیم یقین
دانائے علم اَوّلیں فرماں برش روح الامین

(11)

نسخ ادیاں کرکے خود قبضہ بٹھایا نور کا
تاج وَر نے کر لیا کچّا علاقہ نور کا

تمام دینوں کو منسوخ کر دیا گیا اور نور (دین حق) کا قبضہ پوری دنیا پہ جما دیا گیا اور آقائے دوجہاں شہنشاہِ کائنات ﷺ نے اسلام کی نورانی حکومت کو پکا اور مضبوط فرما دیا۔

(12)

یہ شمس و قمر یہ شام و سحر یہ برگ و شجر یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سِپر یہ تاج و قمر یہ حکم رواں تمہارے لیے

ہاں ہاں اور سنو! یہ چاند کا چمکنا، سورج کا دھمکنا، یہ رات کی سیاہی اور دن کی روشنی، درختوں کے پتے اور خود درخت باغات اور ان کے پھل، یہ تلواریں اور ڈھالیں، یہ تخت و تاج اور پشت عالم پر خدمت کی پیٹی کا بندھا ہونا الغرض سارے جہاں میں حکم کا جاری ہونا یہ کس کے لیے ہے؟ کہو! یارسول اللہ! آپ ہی کے لیے ہے۔کیونکہ باعث تخلیق کُل آپ ہیں

مٹی بھی نہ آدم کی ابھی گوندھی گئی تھی
اُس وقت بھی نور ان کا دوعالم کی ضیاء تھا

(13)

ذرّے جھڑ کر تیری پیزاروں کے
تاج سَر بنتے ہیں سیّاروں کے

سیارگان فلکی (سورج، چاند، مشتری، مریخ، زحل، عطارد، زہرہ) کے سروں پہ میرے آقا ومولیٰ علیہ السلام کی نعلین پاک سے جھڑ کر گرنے والے مٹی کے ذرّے تاج بن کر چمکتے ہیں ۔

میرے نقاد کو شاید ابھی معلوم نہیں
میرا ایمان ہے مکمل ، میرا ایماں تُو ہے
تیرا کردار ہے احکام خدا کی تائید
چلتا پھرتا نظر آتا ہوا قرآں تُو ہے

(14)

ٹوپی جن کے نہ جوتی اُن کو
تاج و براق دلاتے یہ ہیں

جن کو دنیا میں سَر پر پہننے کو ٹوپی اور پاؤں میں پہننے کو جوتا میسر نہیں ہے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قیامت کے دن ان کے سروں پہ تاج شاہی سجادیں گے اور جنت کی سرداریاں لے کر دیں گے۔حضور علیہ السلام نے فرمایا دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت ہے۔

اور آخرت اہل ایمان کے لیے جنت ہے اور کافر کے لیے قید خانہ ہے۔یہی وجہ ہے کہ دنیا میں اہل اللہ نے زیادہ تر غربت کی زندگی گزاری ہے۔حضرت داوٗد طائی علیہ الرحمۃ کو کسی نے وفات کے بعد خواب میں دیکھا کہ بھاگے جارہے ہیں اس نے پوچھا کہاں بھاگے جارہے ہیں؟ فرمایا: تو نہیں جانتا قید خانے سے جنت کی طرف بھاگ رہا ہوں۔دنیا کے قید خانے سے بمشکل جان چھڑائی ہے بھاگ رہا ہوں کہ کہیں دوبارہ نہ دنیا میں ڈال دیا جاؤں۔

امام حسن بصری کروفر سے عمدہ لباس میں ملبوس بہترین گھوڑا اور نوکروں کے ساتھ جا رہے تھے ایک کافر جو انتہائی کنگال تھا اس نے سوال کیا کہ آپ کے نبی نے تو فرمایا ہے کہ دنیا کافر کے لیے جنت ہے اور مومن کے لیے قید خانہ ہے مگر آپ کا اور میرا حال اس سے مطابقت نہیں رکھتا۔فرمایا! میری شان وشوکت تجھے جنت نظر آتی ہے جبکہ میرے لیے جنت کے مقابلے میں یہ قید ہی ہے۔اور اگر تجھے دوزخ دکھادی جائے تو تو اسی مسکینی کو جنت سمجھے اور تمنا کرے کہ مجھے اسی ذِلت ورسوائی میں ہی رہنے دیا جائے۔

(15)

شہر یارِ اِرم تاج دار حرم
نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

جنت کے بادشاہ اور کعبہ مکرمہ ومعظمہ کے فرماں روا حبیب کبریا اور روزِ محشر گناہ گاروں، سیاہ کاروں کے لیے بلکہ تمام اہل محشر کے لیے رونقوں اور خوشیوں کا سامنا کرنے

والے آقا پہ لاکھوں درود وسلام ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا روزِ محشر رضوانِ جنت تمام اہل محشر سے کہے گا: اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَرْفَعَ مَفَاتِيْحَ الْجَنَّةَ اِلٰى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم اللہ نے مجھے جنت کی چابیاں شہریارِ ارم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سپرد کردینے کا حکم دیا ہے۔(مدارج النبوت ۲۶۶)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَمَفَاتِيْحُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِيَدِيْ وَلَا فَخَر۔قیامت کے دن جنت کی چابیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی،فخریہ نہیں کہتا۔

دنیا میں بھی جنت آپ کے قبضے سے باہر نہ تھی مگر آپ نے غیب کو غیب ہی رہنے دیا۔ایک مرتبہ صلوٰۃ خسوف کے موقع پر آپ کا مصلیٰ سے آگے بڑھنا پھر پیچھے ہونا اور پھر صحابہ کرام کے پوچھنے پر فرمانا۔

میں نے اس جگہ پر (کھڑے ہوکر) جنت کو دیکھ لیا اس کے درختوں سے کچھ خوشے بھی پکڑ لیے اگر وہ خوشے توڑ کر آتا تو تم ساری عمر کھاتے رہتے اور دنیا ختم ہوجاتی مگر وہ ختم نہ ہوتے۔یہ حدیث اس (جنت پہ دنیا ہی میں قبضے) کے ثبوت کے لیے کافی دلیل ہے۔

آپ نے استن حنانہ کو جنتی درخت بنادیا۔

جس کی عظمت پہ صدقے وقارِ حرم
جس کی زُلفوں پہ قربان بہارِ حرم
نوشۂ بزم پروردگارِ حرم
شہر یارِ اِرم تاج دارِ حرم
نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

(16)

جس کے آگے سَرِ سَروراں خم رہیں
اس سَرِ تاجِ رِفعت پہ لاکھوں سلام

ہمارے آقا علیہ السلام کے جاہ وجلال کے سامنے بڑے بڑے سرداروں کے سر

ادب سے جھک جاتے تھے۔ اور آپ کی جنبش ابرو سے کج کلاہوں کی جبینوں پہ پسینہ آ جاتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شاہی تاج والے سرانور پہ لاکھوں سلام ہوں۔

رفعتیں بہرِ سجدہ جہاں خم رہیں — روز و شب کعبہ و لامکاں خم رہیں
بہرِ آداب کرد بیاں خم رہیں — جس کے آگے سر سروراں خم رہیں

اس سرتاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام

جس کی عظمت کے آگے فرشتے جھکیں — جس پہ گلہائے خوبی کے سہرے سجیں
جس کو اشجار و حیواں سجدے کریں — جس کے آگے سر سروراں خم رہیں

اس سرتاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام

(17)

کیوں نہ زیبا ہو تجھے تاج وَری تیرے ہی دم کی ہے سب جلوہ گری
ملک و جن و بشر حُور و پری جاں سب تجھ پہ فدا کرتے ہیں

اے تاجدار شفاعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصل حکومت تو آپ ہی کی ہے۔ کیونکہ کائنات کی ساری بہاریں آپ ہی کے دم قدم سے ہیں اور آخرت کی ساری رونقیں آپ ہی کی شفاعت کبریٰ کے طفیل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فرشتے ہوں یا جن، جنت کی حوریں ہوں یا پریاں سب آپ کے قدموں پہ جان قربان کرتے ہیں۔ مگر اِن گستاخانِ عظمت رسالت کو پتہ نہیں کیا ہو گیا کہ۔

یوں ہیں عدّو حضور کی عظمت سے منحرف — جیسے خدائے پاک کی قدرت سے منحرف
اللہ تک رسائی نہ اس کی ہوئی کبھی — جو بھی رہا اُن کی وساطت سے منحرف

فرشتوں کی جاں نثاری ملاحظہ کرنی ہو تو غزوۂ بدر کے حالات تفصیل سے پڑھے جائیں اور جنّوں کی فدا کاری کا مطالعہ ہو تو سورۂ جن کا پہلا رکوع اور سورۂ احقاف کا آخری رکوع بمع ترجمہ وتفسیر پڑھا جائے۔

ترے وسیلے خدا بے حساب دیتا ہے — یہ اور بات کہ دل ہم کو ناصبور ملا
تیرے خیال کی وادی میں جو بھی رہتے ہیں — انہیں خدا کی قسم رفعتوں کا طور ملا

(18)

سب کرّوفر سلام کو حاضر ہیں اَلسّلام
ٹوپی یہیں تو خاک پہ ہر کرّوفر کی ہے

سراپا رعب دبدبہ، شان وشوکت (والے) بھی آپ کی بارگاہ میں منگتے بن کر سلام محبت پیش کر رہے ہیں، آپ ہی کے آستانۂ اقدس کی خاک پہ ان کے سروں کے تاج پڑے ہوئے ہیں، بلکہ آپ کے دَر پاک کی خاک ہی تو ان کے سروں کا تاج ہے اور ہر شان وشوکت آپ کی خاک پا سے نصیب ہوتی ہے۔

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے
اُٹھا لے جائے تھوڑی خاک تیرے آستانے سے

(19)

سُنا یہ اتنے میں عرش حق نے کہا لے مبارک ہوں تاج والے
وہی قدم خیر سے پھر آئے جو پہلے تاج شرف ترے تھے

اسی اثنا میں عرشِ معلیٰ نے یہ بات سن لی اور خوش ہو کر مچل گیا کہ لو بھئی ہماری بھی بات بن گئی ہے کہ تاج رسالت و نبوت والے میرے اوپر بمع نعلین تشریف لا رہے ہیں۔ میں تو خوب بوسے لوں گا۔ اللہ کرے خیر وعافیت سے میرے پاس پہنچ جائیں۔ (کہیں جبریل امین کی طرح میری خواہش بھی دل میں نہ رہے۔ انہوں نے بھی خواہش کی تھی کہ حضور علیہ السلام کی معیت میں مجھے قرب خدا کا وہ درجہ حاصل ہو جائے گا مگر سدرہ سے آگے نہ جا سکے) آپ کے قدم مبارک تو پہلے ہی میرے لیے شرافت وعظمت کا تاج ہیں۔ اب تو ان کی عظمت میری نگاہوں میں اور بھی زیادہ ہو گئی ہے۔

تُو کی جانے رُتبہ محمد دا — کہ ہے عرش آقا دے پیراں دے تھلے

❀❀❀

منظوم حصّہ اوّل

صاحب تاج ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم

صاحب تاجِ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم
صدر نشیں بزمِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم
درسِ مروت فرماں اُس، نوع بشر پر احساں اس کا
امن و محبت اس کی شریعت صلی اللہ علیہ وسلم
صاحب تاج ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم
نور جبیں انسان کا چمکا، فرق مٹا محتاج و غنی کا
ایک ہوئے سرمایہ و محنت صلی اللہ علیہ وسلم
صاحبِ تاجِ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم
زاہد و عاصی عارف و عالی،سب ہیں درِ اقدس کے سوالی
سب پہ گل افشاں دامن رحمت صلی اللہ علیہ وسلم
صاحب تاجِ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم
قرب الٰہی سنت اُس کی، حسن عمل ہے طاعت اُس کی
حاصل ایماں اُس کی محبت، صلی اللہ علیہ وسلم
صاحب تاجِ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم

❀❀❀

تاج ختم نبوت دا کر کے عطا تاج دارِ رَسُولاں بنایا گیا

تاج ختم نبوت دا کرکے عطا تاج دارِ رَسُولاں بنایا گیا
سفر معراج کیتی امامت جدوں رُتبہ سوہنے دا سب نوں وکھایا گیا

ہیں سراپا کرم رحمت عالمیں ختمیٔ مرتبت، خاتم المرسلیں
دسدا شانِ مقدس ہے قرآن وی لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ فرمایا گیا

عظمتاں رفعتاں ایہہ یاں کیہ کہواں جس دی مدح کرے مالکِ کُل جہاں
یٰسین و مزمل کتے والضحیٰ، والفجر وی ہے کہہ کے بلایا گیا

ریس کیہڑا کرے میرے سرکار دی سوہنے ماہی مٹھل میرے منٹھار دی
جس دی چوکھٹ دے خادم نے خاکی جئے عرشیاں دے سرنوں جھکایا گیا

ایک سوہنی عمارت بناون اُتے سارے نبیاں رسولاں دے آون اُتے
ہو گیا او مکمل جہدے آن تے محل نبیاں دا جو سی سجایا گیا

ادنیٰ خاکی کرے کی ثناء ایس دی نعت کہندا ہمیشہ خدا جیس دی
مری جرأت نئیں کہ لکھاں صرف میں کرم سائیاں دا ہویا لکھایا گیا

(محمد خالد جاوید خاکی-شکرگڑھ)

❀❀❀

تاج ختم المرسلین دا بعد سائیں دے کوئی پا نئی سکدا

تاج ختم المرسلین دا بعد سائیں دے کوئی پا نئی سکدا
رب دی سو ایہہ مدنی باہجوں کوئی ایس منصب تے آ نئی سکدا

رب دی طرفوں ہے جس نوں تمغہ رحمۃ اللعٰلمین دا
سائیں دی شان وچ رب دے قرآن وچ ایہ تا کوئی جھٹلا نہیں سکدا

جس دی انگلی دے اشارے چن دو ٹکڑے ہو کے جُڑ دا
کملی والے دے باہجوں ایسا معجزہ کوئی وِکھا نئیں سکدا

بعد سائیں دے نبی کوئی ہوندا پھر نبوت عمر نوں ملدی
جو ایہہ قانون سوہنے رب دا اس نوں کوئی جھٹلا نہیں سکدا

مرزا پڑھیا کھا کے ماراں ٹُٹ گیاں نال عقل دیاں تاراں
کوئی وی استاذ رب دے باہجوں کہیں نبی نوں پڑھا نئیں سکدا

مرزے کذّاب دعویٰ کیتا وچ نجاست خانے مریا
ایسا دَجّال نارِ دوزخ توں جان اپنی بچا نئی سکدا

ہوون نبی یا نبی دے نائب کدی نئیں اُمت نوں چھوڑ ویندے
اوہ ہے کافر حق اگے جو قدم اپنے جما نئیں سکدا

جناب جنرل ضیاء الحق نوں خراج تحسین میں پیش کرداں
تیرے صدیقی فیصلے نوں کوئی وی مومن بھلا نئیں سکدا

(ملک شہادت علی طاہر جھنگوی)

ختم نبوت دا رَبّ تاج پوایا اے

ناز رَسولاں دا دھرتی تے آیا اے
ختم نبوت دا رَبّ تاج پوایا اے

جس دیاں توصیفاں تورات دے وچ آئیاں
زُلف دیاں قسماں رَبّ پاک نے خود چائیاں
سوہنے دی مرضی تے رب چہرا سجایا اے
ختم نبوت دا رَبِ تاج پوایا اے
سارے نبی جس دے دیدار لئی سِکدے گئے
حُسن دے شاہ اکثر اُہدی زُلف دے وکدے گئے
ہمسر سوہنے دا آیا نہ کوئی آوَنا اے
ختم نبوت دا رب تاج پوایا اے
فخرِ دو عالم دے اصحاب بڑے سوہنے
صدیق، عمر، عثمان کرّار بڑے سوہنے
جنت دا پروانہ زندگی وچ پایا اے
ختم نبوت دا رَبّ تاج پوایا اے
جبرائیل نے آمد تے جھنڈا عرشاں تے لایا اے
اللہ نے سوہنے دا میلاد منایا اے
شاہ زیب نے آمد تے سارے گھر نوں سجایا اے
ختم نبوت دا رب تاج پوایا اے

❀❀❀

تاجِ ختم نبوت زمانے اُتے رَبّ اکبر پوایا نبی پاک نُوں

اپنے سارے رسُولاں نبیاں وِچوں رب نے اعلیٰ بنایا نبی پاک نُوں
تاجِ ختم نبوت زمانے اُتے رَبّ اکبر پوایا نبی پاک نُوں

صاف ظاہر ڈسیندا اے خدا دا قرآن نبی دی زبان اے رب دی زبان
اپنا دیدار جگ نُوں کراون لئی اپنا مظہر بنایا نبی پاک نوں

نبی بولے تے سمجھو خدا بول دا راز مخفی ہمیشہ نبی کھولدا
گنہگاراں دی بخشش دا رب پاک نے ہے وسیلہ بنایا نبی پاک نوں

کر اِشارا تے آقا نے چَن توڑیا توڑے اُس نوں فوراً ہے وَل جوڑیا
ڈبے سورج نے ڈیگر تے مڑ آن کے حکم من کے وکھایا نبی پاک نُوں

سائیں دے سب جاںنثاراں دی کیا بات ہے میرے آقا دے یاراں دی کیا بات ہے
سائیں صدیق، عمر رب نوں پیارے تے ہن جھندے رَتے رَلایا نبی پاک نُوں

سخی شبیرؔ زہرا دا نورِ نظر ہے نبی دا نواسہ علی دا جگر
دیکھو نانا اَج سجدہ میرا آخری سَر کٹا کے وکھایا نبی پاک نُوں

❀❀❀

تاج ختم نبوت دا پا سوہنیا

تاج ختم نبوت دا پا سوہنیا
سہرا یٰسین والا سجا سوہنیا

سارے مُرسَل تیری راہ تکیندے پئے
حُور و غِلمان بھی اکھیاں بچھیندے پئے

جیہڑے چہرے تے عاشق ہے رحمان خود
اوہو حسنِ اَزل آ وِکھا سوہنیا

مسجد اقصیٰ دے وچ ہویا اعلان ہے
آ گیا سارے نبیاں دا سلطان ہے

گیا گُزر دور تورات انجیل دا
پڑھ کے قرآن رب دا سنا سوہنیا

عرض کیتا اے سدرہ تے جبریل ایہہ
ہو گئی میری منزل دی تکمیل ایہہ

اس تو اگاں مینوں کوئی اجازت نئیں
تہاڈی عظمت نوں جانے خُدا سوہنیا

بعد تیرے نبی کوئی آیا نئیں
کسے منصب رسالت دا پایا نئیں

کام کرنا ہے تبلیغ اِسلام دا
تیری اُمت دا ہن اولیاء سوہنیا

تیری خاطر بنائے نے دونوں جہاں
صدقے تیرے سجی بزم کون و مکاں

ایہہ لے میرے خزانے دیا چابیاں
آپ جنت دا کر اِفتتاح سوہنیا

جاوے صدقے ظہور آپ دے نام توں
ہووے قربان جند جان اِسلام توں

ہووے چہرہ مبارک تیرا سامنے
جداں روح ہووے تَن تو جُدا سوہنیا

❁❁❁

تاجِ ختم نبوت ہے جس پر سجا

تاجِ ختم نبوت ہے جس پر سجا
سب سے اعلیٰ ہے وہ سب سے ذیشان ہے

ان کی ختم نبوت پر ہم سب کو ہی
کتنا مضبوط اور پختہ ایمان ہے

ہے وہ ختم الرسل ، خاتم الانبیاء
جن پہ ہو گئی نبوت کی ہر انتہا

پھر بھی دعویٰ نبوت کا کرتا ہے جو
اپنے دعوے میں جھوٹا ہے کذّاب ہے

وہ یمامہ کی جنگ یاد ہے اب تلک
ہر مسلمان کے دل میں ہے اس کی مہک

کتنے اصحاب نے دے کے اپنا لَہو
ہے بچا کر دکھایا گُلستان ہے

یہ وہ منصب ہے جو صرف ہے آپ کا
اس لیے آپ ہی ہیں حبیب خدا

جو بھی ڈالے گا ڈاکہ وہ سُن لے ذرا
جی نہ پائے گا وہ اب یہ اعلان ہے

ہے سوال آپ سے یہ بتا دو ذرا
ہاتھ اُٹھا کر سبھی کو دکھا دو ذرا

کون آقا پہ جان اپنی دے گا یہاں
کِس میں ہمّت ہے یہ کس کا اَرمان ہے

❀❀❀

سب تاج دارِ ختم نبوت کا فیض ہے

جتنا بھی کائنات میں حسن و جمال ہے
سب تاج دارِ ختم نبوت کا فیض ہے
جو اوج و کمال ہے ہم عاصیوں کے پاس
سب تاج دار ختم نبوت کا فیض ہے
کونین کی جَبیں پہ جتنا نکھار ہے
سب تاج دار ختم نبوت کا فیض ہے
جو کیف و قرار ہے مخلوق کو نصیب
سب تاج دار ختم نبوت کا فیض ہے
پروردگار جو ہم پہ یوں مہربان ہے
سب تاج دار ختم نبوت کا فیض ہے
اعلان حق بشارت لَا يَحْزَنُوْنَ ہے جو
سب تاج دار ختم نبوت کا فیض ہے
دارین میں جو امن و امان و سکون ہے
سب تاج دارِ ختم نبوت کا فیض ہے
غفلت کے باوجود اگر ارجمند ہیں
سب تاج دار ختم نبوت کا فیض ہے
اقوام کے ہجوم میں جو ہم ہیں سربلند
سب تاجدارِ ختم نبوت کا فیض ہے

(مفتی محمد عبدالحلیم نقشبندی - چکوال)

ختمِ نبوت دا گلی گلی پرچار کرو

ختمِ نبوت دا گلی گلی پرچار کرو — اپنے عقیدے دا کُھل کے اِظہار کرو

آخری نبی ساڈا کائنات تے آیا ہے — خاتم الانبیاء دا رَبّ تاج پوایا اے
آیتِ قرآنی دا مِل کے تکرار کرو — اپنے عقیدے دا کُھل کے اِظہار کرو

لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ والا فرمان سُناونا ہے — ساڈا ہے آخری نبی دنیا نوں ڈساونا ہے
ہر شی تو ودھ کے آقا نال پیار کرو — اپنے عقیدے دا کُھل کے اظہار کرو

خاتم الانبیاء دے اساں گیت سناواں گے — ساجد آقا دا میلاد مناواں گے
نامِ محمد توں جاں وی نثار کرو — اپنے عقیدے دا کھل کے اظہار کرو

ختم نبوت دا پایا تاج مدینے والے — کیتا لا مکاناں تے معراج مدینے والے
تذکرے آقا دے سارے بار بار کرو — اپنے عقیدے دا کُھل کے اِظہار کرو

(محمد ظفر ساجد۔ضلع لیہ)

❀❀❀

تاج دارِ ختم نبوت زندہ آباد

مسلّمہ یہ حقیقت بھی عقیدہ بھی عبادت بھی
ختم تُم پر نبوت بھی ختم تُم پر رسالت بھی
تاج دارِ ختم نبوت زندہ آباد

ابراہیمی ہو دعوت بھی عیسیٰ کی بشارت بھی
ختم تُم پر نبوت بھی ختم تم پر رسالت بھی
تاج دارِ ختم نبوت زندہ آباد

اَقصیٰ کی امامت بھی عِندَاللہ کرامت بھی
ختم تُم پر نبوت بھی ختم تُم پر رسالت بھی
تاج دارِ ختم نبوت زندہ آباد

بِاِذْنِ اللہ شفاعت بھی اِلَّا اللہ وضاحت بھی
ختم تُم پر نبوت بھی ختم تُم پر رسالت بھی
تاج دارِ ختم نبوت زندہ آباد

فتح بابِ نبوت بھی ختم دورِ رسالت بھی
ختم تُم پر نبوت بھی ختم تُم پر رسالت بھی
تاج دارِ ختم نبوت زندہ آباد

نصیری پر عنایت بھی نعمت بھی شفاعت بھی
ختم تُم پر نبوت بھی ختم تُم پر رسالت بھی
تاج دارِ ختم نبوت زندہ آباد

نصیری پر سخاوت بھی رحمت بھی شفاعت بھی
ختم تُم پر نبوت بھی ختم تُم پر رسالت بھی
تاج دارِ ختم نبوت زندہ آباد

(سیف الرحمٰن نصیری گولڑوی)

عرشِ بریں کے معراج والے آقا، ختم نبوت کے تاج والے آقا

سید الاولین، سید الآخرین، تیرے رُتبے حسین خاتم المرسلین
عرشِ بریں کے معراج والے آقا، ختم نبوت کے تاج والے آقا

کُل انبیاء ہیں مقتدی آقا امام ہیں، انسان کیا ملک بھی پڑھتے سلام ہیں
کہتے یہ صبح و شام ہیں آقا کے جو غلام ہیں، نبیوں رُسُل کے خاتم حق کا پیام ہیں

جنگ یمامہ سے ہمیں درس یہی ملا، ختم الرسل کا منکر مقتل میں ہے پڑا
چھتیس ہزار مار کے پیغام حق دیا، گستاخ انبیاء کو ملتا ہے یہی صلہ

میرے نبی پہ اُترا رب کا قرآن ہے، ناموسِ آقا کے لیے قربان جان ہے
ہم سب کا یہ عقیدہ ہے ہم سب کا یہ ایمان ہے، جو بھی رہیں گے پہرے دار اعلیٰ انہی کی شان ہے

لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کا فرمان پُر اثر، دو لفظی ہے یہ بات، ہے بات مختصر
آئے نظر جو تم کو کوئی قادیانی اگر، سنا دینا ایمان تم فرمانِ سیّدُ الْبَشَرَ

(امام محمد ریحان المصطفیٰ)

❀❀❀

(وہ اشعار ہیں جن میں شعراء نے لفظ ''تاج'' کا استعمال کیا ہے۔ جو ہماری نظر میں آسکے)۔

الصلوٰۃ والسلام اے مالک کون و مکاں
الصلوٰۃ والسلام اے خاتم پیغمبراں
الصلوٰۃ والسلام اے تاج دارِ انس و جاں
الصلوٰۃ والسلام اے خاتم پیغمبراں
الصلوٰۃ والسلام اے نورِ ذات کردگار
الصلوٰۃ والسلام اے دو جہاں کے تاج دار
الصلوٰۃ والسلام اے بادشاہ ذی وقار
الصلوٰۃ السلام اے سرورِ والاتبار

(صابر براری)

❀❀❀

ایک اُمّی نبی کو ساغر
تاج دارِ شعور کہتا ہوں

(ساغر صدیقی)

ہو بھروسا تمہیں فقیروں کا
تاج داروں کا آسرا تم ہو

(ساغر صدیقی)

❀❀❀

تخت ہے اُن کا تاج ہے اُن کا
دونوں جہاں میں راج ہے اُن کا
پہن کر تاجِ ختم نبوت سرتاجِ خیر اُمَم
اوجھل نظر ہیں مگر آپ آئے بیٹھے ہیں

(قدوس خان مغل)

تاجِ ختم نبوت بنایا گیا آپ ہی کے سَر پر سجایا گیا
نغمہ صَلِّ علیٰ کا سنایا گیا، خاتم الانبیاء تیری کیا بات ہے

۞۞۞

مرتبہ آپ کا ہے سبھی سے جدا خاتم الانبیاء خاتم المرسلیں
خوب سے خوب ہے لقب آپ کا خاتم الانبیاء خاتم المرسلیں
آپ کے نام پر وارتا ہے وہی تخت بھی، تاج بھی، مال بھی، آل بھی
بھاگئی ہے جسے آپ کی ہر ادا خاتم الانبیاء خاتم المرسلیں

۞۞۞

رونق افروزِ بزمِ رسالت تیرا وجود
اور تاجِ اختتامِ نبوت ہے تیرے سَر

(قمر یزدانی)

ختم اس پر ہے نبوت ختم اس پہ ہے رسالت
اس تاج و تخت پر ہے اس کا ہی اب اجارا

(عبدالحمید صدیقی نظر لکھنوی)

اِسی پہ ختم نبوت اِسی پہ دیں کامل
ہے تاج و تخت اِسی کا تا محشر

(عبدالحمید صدیقی نظر لکھنوی)

خدا نے تاج ہے جن کو دیا ختم نبوت کا
وہی ہیں دیں، وہیں ایماں، درود اُن پر سلام اُن پر

(محمد آصف قادری)

تاج دارِ نبوت سدا آپ ہیں
باب ختمِ نبوت سدا آپ ہیں

(عبدالمجید محامد مصباحی)

سب انبیاء کا عکس جھلکتا ہے آپ میں
سب انبیاء کی شان میں معراج ہیں
ہے ختم آپ ہی پہ نبوت کا سلسلہ
موسیٰ کے اور عیسیٰ کے سرتاج آپ ہیں

۞۞۞

تاجِ ختم نبوت مِلا آپ کو، سب سے آخر میں بھیجا گیا آپ کو
آپ لاریب ہیں خاتم الانبیاء، آپ لاریب ہیں ختم المرسلیں

(نیاز سواتی)

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعلِ پاکِ حضور
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاج دار ہم بھی ہیں

(حسن رضا بریلوی)

صاحبِ تاج، صاحب معراج
ہم سَر اس کا نہ کُل نہ کوئی آج
اس کی سُنّت علیم کو بس
کیا ثقافت کہاں کے رسم و رواج

۞۞۞

تڑپ رہا ہوں فقط تیری خاکِ دَر کے لیے
کہ خاکِ دَر ہے تیری تاج میرے سَر کے لیے
حضور مجھ پہ عنایت کی اِک نظر کیجیے
دل مریض ہے بے تاب چارہ گر کے لیے

❀❀❀

عرب دا تاج دار آیا فضاواں مہک اٹھیاں نیں
سلامی دِتّی شجراں، پُھلّاں ، کلیاں یا رسول اللہ
(بسمل)

❀❀❀

لب پر درود، دل میں خیالِ رسول ہے
اب میں ہوں اور کیف وصالِ رسول ہے
ہاں نقش پائے ختم رُسل میرا تخت ہے
اور سَر کا تاج خاکِ نعالِ رسول ہے
(سید نفیس الحسینی)

❀❀❀

رسول اللہ ہم کو جان سے پیارے ہیں نادانو!
رسول اللہ پہ جانیں فدا کرتے رہیں گے ہم
نبوت تخت اُن کا خاتمیت تاج ہے اُن کا
یونہی تعریف شاہِ دو سَرا کرتے رہیں گے ہم
(سید امین گیلانی)

❀❀❀

نعلین تیرے آقا! ہیں تاجِ نیازی کا
کچھ اور نہ جانے ہے آقا تیرا شیدائی
(عبدالستار نیازی)

❀❀❀

ساری دولت خدا کی مدینے میں ہے
تاج دارِ زمانہ مدینے میں ہے
ان سَروں کے یہ سجدے تو کعبہ کو ہیں
پر دِلوں کی عبادت مدینے میں ہے

❀❀❀

سب سے اوّل تھا جس کو بنایا گیا
تاجِ ختم نبوت سجایا گیا
ایسی تصویر محبوب کی کھینچ دی
خود خدا کو بنا کر سرور آ گیا

❀❀❀

احمد و محمود نامی السلام
رفعت دیں تاج والے السلام
اُمتی فرمانے والے السلام
پیش رب بخشانے والے السلام
(جمیل الرحمن قادری)

❀❀❀

ان کی رفعت کا اندازہ کیا ہو عرش ہے جن کے قدموں کے نیچے
عرش و کرسی بھی نعلین پا کو تاج اپنا بنائے ہوئے ہیں

✿✿✿

محمد ﷺ دین و دنیا کے ہیں رہبر
محمد ﷺ آخرت کے تاج وَر ہیں
محمد ﷺ نام پہ نقطہ نہیں ہے
وہی بے عیب ہیں حق کے گھر ہیں

☆☆☆

جذب ایمان پیکر حُسن وفا بن جائیے
تاجِ شاہی کے لیے دَست گدا بن جائیے
بعد میں بن لیجیے گا آپ شیخ محترم
آئیے پہلے غلام مصطفیٰ ﷺ بن جائیے

✿✿✿

حبیب خدا کے غلاموں کے آگے سرتاجِ داراں بھی خم ہو رہے ہیں
کسی تاج وَر کی حقیقت ہی کیا ہے تم اُن کی غلامی میں آ کر تو دیکھو

✿✿✿

جس کو بیت المقدس میں لایا گیا
مقتداء انبیاء کا بنایا گیا
سب رسولوں سے خطبہ پڑھایا گیا
اُن کا اعزاز سب سے بڑھایا گیا
عرش کے تاج والے پہ لاکھوں درود
پیارے معراج والے پہ لاکھوں سلام

(حسین فرخ)

آپ پر اے صدرِ بزم کن فکاں لاکھوں سلام
آپ پر یا خاتم پیغمبراں لاکھوں سلام
آپ پر اے تاج دَارِ دوجہاں لاکھوں سلام
آپ پر اے مقتدائے اِنس و جاں لاکھوں سلام

✿✿✿

مرسلین کو تیری ہم رکابی پہ فخر ہے ملائک کو تیری سلامی پہ فخر
خلق کو تیرے لطف و ہامی پہ فخر بادشاہوں کو تیری غلامی پہ فخر
تاج داروں کے سلطان سلام علیک

(سید ریاض الدین سہروردی)

✿✿✿

سید المرسلین پر ہزاروں سلام شاہ دنیا و دیں پہ ہزاروں سلام
تاج دار حزیں پر ہزاروں سلام بَدر کے ماہ جبیں پہ ہزاروں سلام

✿✿✿

یا شاہِ دنیا و دیں یا امام المرسلیں تاج دارِ انبیاء الصلوٰۃ والسلام
یا قریشی ہاشمی عرش کے مسند نشیں آپ ہی بدر الدجیٰ الصلوٰۃ والسلام

✿✿✿

تم ہو شہہ اورنگِ خلافت تم ہو والی ملک جلالت
تم ہو تاجِ رفعت والے تم پر لاکھوں سلام تم پر لاکھوں سلام

(مولانا مصطفیٰ رضا خاں نوری)

✿✿✿

یا الٰہی! یومِ محشر مصطفیٰ کا ساتھ ہو شافع روزِ جزاء صَلِّ علیٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی! جب سَوا نیزے پہ آئے آفتاب تاجِ فخر مُرسلانِ انبیاء کا ساتھ ہو

(حافظ پیلی بھیتی)

سرتاجِ رُسل بن کر آئے وہ زمانے میں
سرتاج ہے امت بھی کیا شانِ پذیرائی
(حافظ محمد افضل فقیر)

تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ یہ اپنا بصدق و یقیں
کہکشاں ضو تیرے سرمدی تاج کی
زلف تاباں حسین رات معراج کی
"لیلۃ القدر" تیری منور جبیں
تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

۞۞۞

مولا نے بلند اتنا کیا نام محمد ﷺ
ہے تاج سرِ عرش عُلیٰ نام محمد ﷺ

۞۞۞

تاجِ سر اچھا نہ حُسنِ سیم و زر اچھا لگا
دل کو میرے بس نبی کا سنگِ دَر اچھا لگا
(شبنم کمالی)

کیا عمامے کی ہو بیاں عظمت
تیری نعلین تاجِ سَر آقا

۞۞۞

رحمتیں بھیج تو صاحب تاج پر
اے خدا صاحب تاج و معراج پر
(سید عارف معین بلے، درودِ تاج کا منظوم)

۞۞۞

صاحبِ تاج وہ، شاہ معراج وہ، شاہ سوارِ براق و امیر علم
دافع ہر بَلا ، دافع ہر وَبا، دافع قحط و غم، راز و رنج اَلم
(ابوالمیزاب اویس، درودِ تاج کا منظوم)

۞۞۞

تاج دارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
شہریارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
سید الاولین، سید الآخریں
نامدارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
(سید نفیس الحسینی)

شاہِ شاہاں نبوند خاکِ کف پائے رسول
ہمہ از نعل مبارک برند تاج و نقود
(علیشار ضوی)

۞۞۞

اُن کے سَر پر ہے ختم نبوت کا تاج
ہے یہ رَبّ کا کہا خاتم الانبیاء
ہیں وہ قصر نبوت کی اینٹ آخری
قولِ شاہِ دَنا خاتم الانبیاء
قُدسی کہتا ہے کہتا رہے گا یہی
ہیں شہہ دو سَرا خاتم الانبیاء
(سید اولادِ رسول قدسی مصباحی)

۞۞۞

جنہیں اللہ نے تاجِ ختم نبوت کا مالک بنایا
وہ خاتم الانبیاء وہ میر کارواں آگئے
آدم سے چلا جو سلسلہ انہی پہ آ کے ختم ہوا
امام الہدیٰ حبیب خدا وہ سرورِ کون و مکاں آگئے

(مولانا حافظ فرمان علی رضوی)

❀❀❀

تخت و تاج و قلم نبی کا ہے سارا عرب و عجم نبی کا ہے
عرش اعظم سے پوچھ سکتے ہو کتنا اونچا قدم نبی کا ہے

❀❀❀

تاجِ ختم نبوت کا یہ پہن کر
آیا سارے رسولوں کا نورِ نظر
رحمت دوجہاں، خاتم الانبیاء
تیری جھولی میں آیا حبیب خدا
ہو مبارک تجھے حضرت آمنہ
تیری جھولی میں آیا حبیب خدا

❀❀❀

نبی نوں تاج پہنایا گیا ختم نبوت دا
ہے مالک تاج دارِ انبیاء ختم نبوت دا
جے نوکر ہیں تے حق وی ادا کر نوکری دا تُوں
جے مومن ہے تے پھر نعرہ لگا ختم نبوت دا

❀❀❀

اے حبیب کبریا اے رحمۃ للعالمین   آپ جیسا دل نشیں رب نے بنایا ہی نہیں
تاجِ خاتم کا سجا ہے سَر پہ آقا آپ کے   اے شہِ عرب وعجم اے سب حسینوں کے حسین

❀❀❀

بادشاہوں کے سَروں پر تاج ہیں جس کے طفیل
سید سادات کے نعلین کی باتیں کریں

(علامہ محمد شہزاد مجددی)

مصطفیٰ کا دیار دیکھیں گے گلشن پُر بہار دیکھیں گے
حکمرانی دلوں پہ ہے جس کی ہم بھی وہ تاج دار دیکھیں گے

(علامہ محمد شہزاد مجددی)

مائل بہ کرم رہتے ہیں سرکار ہمیشہ   یونہی نہیں آجاتے گنہگار ہمیشہ
ہے جس میں جَڑا ختمِ نبوت کا نگینہ   سَر پر ہے فضیلت کی وہ دستار ہمیشہ

(علامہ محمد شہزاد مجددی)

❀❀❀

ثابت ہے روایات صحیحہ سے یہ دعویٰ
ہے تاجِ نبی سنت سرکار عمامہ
ہے جس میں جَڑا ختم نبوت کا نگینہ
سرکار کے سَر پر ہے وہ شہکار عمامہ

(علامہ محمد شہزاد مجددی)

❀❀❀

محمد سا حسیں کوئی زمانے میں نہیں آیا
بہت چہرے حسیں دیکھے مگر ایسا نہیں پایا
محمد مصطفیٰ آئے امام الانبیاء آئے
جنہیں ختم نبوت کا خدا نے تاج پہنایا

❀❀❀

سرورِ سروراں، دلبرِ دلبراں، رحمت دو جہاں خاتم الانبیاء
سائرِ لا مکاں، شاہ کون و مکاں، باعث کُن فکاں خاتم الانبیاء
منبع نور ہے، رشک صد طور ہے در عطا و سخاوت پہ مامور ہے
شانِ ختم الرسل، تاجِ مولائے کُل، ہیں ورائے گماں خاتم الانبیاء

(عبدالغنی نائب)

❀❀❀

ختم الرسل پادشاہ انبیاء
خاکِ درش تاج سَر اولیاء

چند عربی اشعار

قَدْ مَدَدْتُ يَدِيَّ
لَعَلَّ تَاج الرّسُل يَرْضٰى عَلِيًّا
شَوْقِيْ دَعَانِيْ
حَضْرَةً نَبوِيَّة

❀❀❀

يَا خَيْرَ النَّبِيّيْنَ تَاجُ الرُّسُلُ
شَفِيْعُ كَرِيْمٌ مُخْتَارٌ بِنَصّ

❀❀❀

مَوْلَایَ بِیْ جَاهَ النَّبِیّ
بِدَدْ هَمُوْمِیْ وَ غَیْبَا
وَ اَنَا بِیْ مَدِیْحُ تَاجَ الرُّسُلِ
نَفْسِیْ الْعَلِیْلَة بَطِیّبَا

(محمد حسن السید)

❀❀❀

يَا عَزِيْزُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمًا بِالْاَنَامِ
مُنزل القرآن صَلِّ عَلٰى خَيرِ الْاَنَامِ
مُحَمَّدًا تَاجَ الرُّسُلِ وَالْآلِ وَالصَّحَبِ
الْكِرَامِ صَفْوَةٌ كُلّ اُمَمِ

❀❀❀

سَیِّدُ الْکَائِنَاتِ بِتَاجِ الْمَعَالِیْ
اَکْرَمَ الرُّسُلِ فَضْلُهٗ لَا یُسَامَا

❀❀❀

تَاجُ الرُّسُلِ عَالِیِ الرُّتُبِ زَاکِی الْاَصْلِ فَخْرُ الْعَرَبِ
حُبُّكَ عَلَی الْعَالَمِ وَجَبَ نَوَّرَكَ مِنِّی اَیْدًا نِیْلَهٗ

(فرج ابراھیم المدلل العباسی)

مسابقہ اربعین ختم نبوت 2022ء

(رپورٹ)

مفتی محمد فرقان عباس نقشبندی

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لانبی بعدہ ولارسول بعدہ . اما بعد!

قرآن اور صاحب قرآن کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمۂ کرم پر لی ہے۔ وہ کسی سبب کا محتاج نہیں ہے لیکن مخلوقات کو نوازنے کے لیے انھیں اس حفاظت کا ایک ذریعہ بنایا، حفاظ کو حفاظت قرآن کا ایک ذریعہ بنا کر اعزاز بخشا، اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات، عزت و ناموس اور مقام و مرتبہ کی حفاظت کے لیے مخلوقات میں سے جسے چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔ وہ چاہے تو فرشتوں سے حفاظت کروائے، چاہے تو انسانوں سے اور چاہے تو حیوانات و بہائم سے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ ختم نبوت پر بہت سے مکار، دجال، اور کذاب افراد نے حملہ آور ہونے کی کوشش کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے سب کو اسی دنیا میں ذلیل و رسوا فرما کر نشانِ عبرت بنا دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر پہرہ اور چوکیداری کے لیے اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کی پاکیزہ جماعت سے لے کر آج تک جسے چاہا چن لیا اور قیامت تک چنتا رہے گا۔ اللھم اجعلنا منھم۔

ہمارے برادر مکرم، فاضل جلیل علامہ غلام دستگیر فاروقی مدظلہ بھی اِس جماعت کا حصہ ہیں جن کا اوڑھنا بچھونا شانِ ختم نبوت کا تحفظ ہے، ہمارے ہاں یوں تو تقریباً پورا سال ہی ختم نبوت پر رسائل، سیمینارز، کانفرنسز اور مختلف نوعیت کے پروگرام چلتے رہتے ہیں۔ لیکن ماہِ ستمبر

میں 7 ستمبر 1974ء کے تاریخی دن کے حوالے سے اِن پروگرامز اور محافل کی کثرت ہوتی ہے۔تمام اہل ایمان اپنی طاقت،بساط اور استطاعت کے مطابق اِن میں حصہ لیتے ہیں۔

خواجہ غلام دستگیر فاروقی صاحب ہر وقت اِسی سوچ و فکر میں ہوتے ہیں کہ پیغام عقیدۂ ختم نبوت زیادہ سے زیادہ افراد تک کیسے پہنچایا جائے۔اِسی مقصد کی خاطر آپ سہ ماہی ''المنتہیٰ'' علمی تحقیقی مجلہ کامیابی سے نکال رہے ہیں،عقیدہ ختم نبوت پر کوئز پروگرامز،محافل،مجالس اور کورسز بھی کرواتے ہیں۔اِسی سلسلہ کی ایک کڑی 18 ستمبر 2022ء کو منعقد شدہ پروگرام بعنوان''مسابقہ اربعین ختم نبوت''(حفظ احادیث)ہے۔

یہ ایک منفرد،اچھوتا اور جدید آئیڈیا تھا اس مسابقہ کے حوالے سے مختلف نامور علماء و محققین سے مشاورت رہی،تفسیر تبیان القرآن میں سورۃ الاحزاب کی آیت 40 کے تحت بیان کردہ 50 احادیث میں سے 40 احادیث کو سنداً اور متناً سُننا طے پایا۔تقریباً پاکستان کے تمام جامعات کے طلباء اور ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کو مسابقہ میں شرکت کی دعوت دی گئی۔

شرکاء کی کثرت کے پیش نظر مسابقہ کو دو حصوں میں رکھا گیا۔پہلے راؤنڈ سے شارٹ لسٹڈ شرکاء فائنل راؤنڈ میں شامل ہوئے۔شرکاء میں شعبہ حفظ کے طلباء سے لے کر دورہ حدیث کرنے والے طلباء شریک تھے۔دونوں نشستوں کا اپنا ذوق تھا،روحانیت اور وجدانیت تھی جسے ہر ایک نے محسوس کیا۔بالخصوص آخری نشست کا منظر قابل دید تھا اور اِس کی لذت ابھی تک روح میں پاتا ہوں۔جب کہ کم عمر کم سِن بچے قرآن عزیز کی طرح حضور ﷺ کے فرمودات کو روانی سے پڑھ رہے تھے۔ججز حضرات(ڈاکٹر مفتی محمد شفیق نقشبندی،مفتی محمد فرقان عباس نقشبندی،مولانا محمد عمران الحسن فاروقی)کے سوالات کے جوابات دے رہے تھے۔حدیث مبارکہ کا کوئی ایک لفظ،کلمہ یا جملہ اور کسی ایک راوی کا فقط نام سن کر پوری روایت سنداً و متناً سُنا رہے تھے۔کئی مرتبہ سند حدیث کو بدل کر،اُلٹ کر اور راویوں کے نام آگے پیچھے کر کے سوال پوچھا جاتا تو شریک طلباء نہ صرف اس سند کی تصحیح کرتے بلکہ اِس کا متن بھی سناتے۔

سامعین میں ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے افراد موجود تھے،جن کی آنکھوں میں تعجب اور دل ذوق و شوق سے معمور تھے۔میں نے کئی آنکھیں محبت نبوی ﷺ میں فرمانِ نبوی ﷺ سُن کر اَشک بار ہوتی دیکھیں۔

میری تمام اساتذہ اور ناظمین سے گزارش ہے آئندہ ہونے والے''مسابقہ اربعین ختم نبوت'' کے لیے اپنے طلباء کی ذہن سازی کریں،تیاری کروائیں اور بھرپور شرکت فرمائیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ادارۃ المنتہیٰ پاکستان کے روحِ رواں خواجہ غلام دستگیر فاروقی اور ان کے تمام رفقاء کار کے جذبوں کو دوام نصیب فرمائے،ہمیشہ شاد و آباد فرمائے۔آمین!

یوں تو مسابقہ اربعین ختم نبوت میں شریک طلباء کی تعداد پچاس سے زائد تھی جن کی مکمل تفصیلات ادارہ کے پاس محفوظ ہیں۔

ذیل میں فائنل نشست میں شرکاء کی لسٹ پیش خدمت ہے۔

1- غفران احمد ولد اشتیاق احمد(سوئم پوزیشن)
(دارالعلوم رحمانیہ رضویہ جی ٹی روڈ سوہاوہ،ضلع جہلم)

2- فرقان رشید ولد محمد رشید
(دارالعلوم رحمانیہ رضویہ جی ٹی روڈ سوہاوہ،ضلع جہلم)

3- فیاض احمد ولد بشیر احمد
(جامعۃ الحبیب حبیب آباد تحصیل پتوکی،ضلع قصور)

4- مزمل الرحمن ولد حبیب الرحمن
(جامعہ غوثیہ انوار القرآن،ساہیوال)

5- محمد عقیل خان ولد محمد خان
(مدرسہ جامعہ غوثیہ رضویہ سوکن ونڈ،تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)

6- راؤمحمد کامل خان ولد عبدالستار خان
(مدرسہ جامعہ غوثیہ رضویہ سوکن ونڈ، تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)

7- محمد ندیم ولد محمد شریف (دوئم پوزیشن)
(جامعہ انوار المصطفیٰ، سرگودھا)

8- عبدالصمد ولد محمد ندیم
(جامعہ انوار المصطفیٰ، سرگودھا)

9- محمد فیضان ولد محمد اقبال
(جامعہ شمسیہ رضویہ، سلانوالی، ضلع سرگودھا)

10- حافظ علی بلال ولد رحمت علی
(جامعہ رحمت ٹاؤن شپ، لاہور)

11- عمیر ظہیر ولد ظہیر احمد
(ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید انسٹیٹیوٹ آف اسلامک سائنسز، لاہور)

12- حافظ علی رضا ولد محمد ریاض
(دارالعلوم جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو، لاہور)

13- محمد رضا ولد صدیق احمد
(ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید انسٹیٹیوٹ آف اسلامک سائنسز، لاہور)

14- محمد وارث ولد محمد فیاض (اوّل پوزیشن)
(جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ، لاہور)

15- محمد احمد ولد شیخ کلیم الدین (اوّل پوزیشن)
(جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ، لاہور)

محبّتوں کا خراج بر بانیان و منتظمین

نعتیہ مشاعرہ بسلسلۂ ختمِ نبوت 2022ء (رپورٹ)

از قلم: محمّد بابر سجافیؔ

زبانیں اظہار ابلاغ کا مستند اور موثر ذریعہ ہیں اسی حوالے سے اردو زبان کو شرف فضیلت حاصل ہے کہ اس زبان کی وسعت و گہرائی کا اندازہ لگانا ہو تو اس کی شاعری پر نگاہ ڈالی جائے۔ ایسے ایسے ان چھوئے خیالات پر شعراء نے گرہیں لگائی ہیں کہ دل سے داد بے ساختہ واہ واہ کی صورت نکل آتی ہے۔ دامن اُردو کو زرخیز کرنے میں مشاعرے کی ثقافت نے کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ اُردو کا دامن شعراء سے تو زرخیز تھا ہی اس میں نئی کلی مشاعروں نے ڈال دی۔ مشاعرہ گاہیں ہماری تہذیب کی تابندگی کا اظہار کرتی ہیں۔ زندہ قومیں اپنے ادب و ثقافت سے جانچی جاتی ہیں۔ اسی ادب و ثقافت کی سرزمین کی شادابی کا منہ بولتا ثبوت ہمیں 21 ستمبر 2022ء کی شام ''ادارۃ المنتہٰی پاکستان'' کے زیرِ اہتمام منعقدہ نعتیہ مشاعرہ بسلسلہ ختم نبوت کی صورت دیکھنے کو مِلا۔ جی 21 ستمبر 2022ء بروز بدھ کو سرزمین آستانہ چشتیہ خیریہ جلال پور درس (شکر گڑھ) پر ایک عظیم الشان مشاعرہ بنام ''نعتیہ مشاعرہ بسلسلہ ختمِ نبوت'' انعقاد پزیر ہوا۔ جو تحصیل شکر گڑھ اور ظفروال میں اپنی نوعیت کا پہلا پروگرام تھا۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ کلامِ مجید سے ہوا، تلاوتِ کلامِ مجید کی سعادت ایوارڈ یافتہ قاری قرآن، فخرِ شکر گڑھ بلکہ اگر میں فخرِ پنجاب کہوں تو بے جا نہ ہو گا صاحبزادہ غلام مجتبیٰ ساقی صاحب کے حصہ میں آئی۔ صاحبزادہ صاحب نے نہایت خوبصورت انداز میں اسلوبِ قرأت کی بلندیوں کو چُھوتے ہوئے تلاوتِ کلامِ مجید سے سامعین کے قلوب واَذہان کو منور کیا اور اس

کے بعد نعتِ رسولِ مقبول ﷺ پڑھنے کی سعادت دنیائے نعت کا بڑا معتبر نام، سرزمین نارووال کا فخر حافظ عبدالرزاق پورن کے حصہ میں آئی، حافظ صاحب نے حضور مفکر اسلام، ولی کامل پروفیسر محمد حسین آسی صاحب علیہ الرحمہ کا کلام خوبصورت انداز، اور کمال مہارتِ ادائیگی کے ساتھ سامعین کی سماعتوں کے حوالے کیا، جس کو سن کر سب محظوظ ہوتے رہے۔

پروگرام کی صدارت یادگارِ اسلاف، پیر طریقت، رہبر شریعت **حافظ قاسم علی ساقی** صاحب آستانہ عالیہ چشتیہ خیریہ جلالپور شریف (شکرگڑھ) نے نہایت خوش اسلوبی سے فرمائی اور نظامت کے فرائض خوبصورت شاعر محترم اصغر بھٹی صاحب صدر پنجابی ادبی مجلس ماں بولی شکرگڑھ نے نہایت دل پزیری، سماعت آفرینی اور پُرکشش آواز میں فرمائی۔ اصغر بھٹی صاحب کی آواز بیچ بیچ میں وقفے وقفے سے کانوں میں رس گھولتی رہی۔ مہمانِ خصوصی کے منصب پر سفیرِ ختمِ نبوت، استاذ العلماء حضرت العلام صاحبزادہ **خواجہ غلام دستگیر فاروقی** صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ رحمت ٹاؤن شپ لاہور (بانی: ''ادارۃ المنتہیٰ پاکستان'' مدیرِ اعلیٰ مجلہ ''المنتہیٰ'') جلوہ افروز رہے جو ہر شاعر کی آمد اور حاضری پر اُسے اپنے خوبصورت لہجے اور انداز کے ساتھ داد و تحسین عطا فرماتے رہے۔

اس مشاعرے میں جن شعراء نے اپنی اپنی فقید المثال اور علم و ادب سے لبریز حاضری پیش کی ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

- جناب کرنل طاہر وحید صاحب لاہور
- جناب حکیم ارشد شہزاد صاحب شکرگڑھ
- صاحبزادہ محمد عاصم حبیب جماعتی صاحب
- جناب صابر ناز صاحب
- جناب اصغر بھٹی صاحب
- عارف محمود عارف صاحب
- طارق محمود انجم صاحب
- ایڈووکیٹ زاھد سلطان صاحب
- فہد رشید صاحب
- شہزاد احمد شاھد صاحب
- احمد نعیم ارشد صاحب
- عامر قیوم صاحب
- عبدالستار راز صاحب
- شہزاد غازی صاحب
- بشیر کمال صاحب
- ڈاکٹر وسیم شامل صاحب

اور
ہم بھی وہیں موجود تھے ہم سے بھی پوچھا گیا کے مصداق بندہ ناچیز نے بھی اپنی حاضری پیش کی۔

یہ ایک ایسی منفرد محفل تھی جسکے انعقاد اور کامیابی کا سہرا دو شخصیات کو جاتا ہے اگر میں ان شخصیات کو محبتوں کا خراج پیش نہ کروں تو بہت بڑی زیادتی ہوگی اور میری کیا جرأت کہ میں ان دونوں شخصیات سے زیادتی کروں بلکہ زیادتی کا سوچوں بھی۔ ان دو شخصیات میں ایک مجاہدِ ختمِ نبوت، سالارِ میدان خطابت برادرم **مفتی غلام مرتضیٰ ساقی صاحب** (مدیر مجلہ ''المنتہیٰ'') اور دوئم علم و اَدب کے خوبصورت منصب پر فائز، جن کی لکھی نعتیں ہر سو زبانِ زدِ عام ہیں، خوبصورت نعت گو شاعر عزیزم خالد جاوید خاکی صاحب جنرل سیکریٹری پنجابی ادبی مجلس ماں بولی شکرگڑھ۔ دعا ہے یہ حضرات اسی طرح شعر و اَدب کی آبیاری کرتے رہیں اور نئی نئی جدتیں فرماتے رہیں۔ اللہ کریم ان دونوں شخصیات کو اور بھی بلند نظری، اعلیٰ خیالی اور جدّت طرازی عطا فرمائے اور یہ یونہی نئے نئے انداز و شکل کی محافل سجاتے اور زبان و اَدب کی پرورش فرماتے رہیں۔

آخر پر میں ایک دفعہ پھر کامیاب مشاعرے پر اُن تمام احباب بالخصوص ساقی برادران کو دل کی اتھاہ گہرایوں سے مبارکباد اور بے پناہ محبّتوں کا خراج پیش کرتا ہوں، جو اس خوبصورت محفل کو سجانے میں پیش پیش رہے اور شروعاتی انتظامات سے لے کر اختتامی معاملات تک اپنے فرائض کو بخوبی سرانجام دیتے رہے۔ دعا گو ہوں کہ خداوند تعالیٰ ان تمام احباب کی توفیقات میں مزید برکتیں عطا فرمائے اور ہر میدان میں کامیابی و کامرانی ان کا مقدر ٹھہرے۔ آمین

والسلام

آٹھویں سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس (شکر گڑھ)

(رپورٹ)

غلام قادر ساقی

آج ہر دل حُبِّ دنیا اور حرص و ہوا میں گھرا ہوا ہے انسان قلبی سکون کھو بیٹھا ہے انجانے خوف نے اسے ہر طرف سے گھیر لیا ہے الغرض اس دور کا انسان تمام وسائل اور معاشی آسودگیوں کے ہوتے ہوئے اس قدر ذہنی انتشار و افلاس کا شکار کیوں ہے، یہ ایک بڑا سوال ہے اور ایسا سوال ہے جو ہر انسان کے چہرے پر لکھا ہوا ہے اسے آج تک کوئی بڑے سے بڑا فلسفی اور ماہر نفسیات بھی حل نہیں کرسکا آج قرآن کریم اور سنت رِسول عظیم ﷺ نے اسے حل کیا انسان چونکہ اپنے خالق و مالک کو بھول بیٹھا ہے اور اس نے اپنے خانہ دل کو خواہشاتِ نفسیانہ کا آلہ آباد بنا رکھا ہے خالقِ کائنات کی طرف سے بھیجے ہوئے انبیاء و مرسلین کی تعلیمات کو پسِ پُشت ڈال دیا ہے جن لوگوں نے اس ذکر کو اپنے قلوب میں بسایا ہے وہ خاصانِ حق کہلائے اُن کو پس مرگ بھی نوید حیات سے نوازا گیا بس ان تمام حالات و واقعات کو ذہن نشین رکھتے ہوئے ''اِدَارَۃُ المُنتَھیٰ پاکستان'' پورا سال مختلف عنوانات سے پروگرامز جاری رکھتا ہے

قارئین کرام: 13 نومبر 2022ء بروز اتوار بعداز نماز مغرب ادارہ ہذا کے زیر اہتمام سرزمین شکر گڑھ آستانہ چشتیہ خیریہ جلال پور درس میں عظیم الشان فقید المثال آٹھویں سالانہ عقیدہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا تلاوت کی سعادت صاحبزادہ قاری غلام مجتبیٰ ساقی نے حاصل کی، نعت رسول مقبول ﷺ شکر گڑھ کے معروف ثناء خواں حافظ محمد اشرف شرفی صاحب اور حلقہ الخیریہ کے معروف

مداحِ رسول محمد جنید الخیری نے پیش کر کے سامعین کے ایمان کو خوب گرمایا۔ نظامت کے فرائض صاجزادہ مفتی غلام مرتضی ساقی نے ادا کئے اور ان کے معاون نقیب علامہ محسن علی چشتی رہے۔ مسندِ صدارت پر یادگار اسلاف متوکل علی اللہ پیر طریقت رہبر شریعت حافظ قاسم علی ساقی زید شرفہ اور مہمانِ خصوصی پیر طریقت رہبر شریعت خواجہ ابوالمعصوم پیر محمد فخر عالم جان زینت دربار عالیہ مرشد آباد شریف پشاور شہر تشریف فرما رہے۔ مرشد و مربی شیخ طریقت خواجہ ابوالجمال پیر محمد بدر عالم جان (سجادہ نشین دربار عالیہ مرشدہ آباد شریف پشاور شہر) طبع ناسازی کی وجہ سے تشریف نہ لاسکے۔ خصوصی خطابات پروفیسر ڈاکٹر عقیل احمد صاحب (یونیورسٹی آف لاہور) پیر طریقت رہبر شریعت پیر غلام بشیر نقشبندی زیدہ شرفہ (زیب سجادہ آستانہ عالیہ باولی شریف گجرات) نے عقیدہ ختم نبوت کے عنوان پر سیر حاصل گفتگو کر کے قادیانیت کے ناپاک عظائم کو عوام الناس کے سامنے رکھا کانفرنس کی سرپرستی الشیخ خواجہ غلام دستگیر فاروقی حفظہ اللہ تعالیٰ نے فرمائی قبلہ فاروقی صاحب کی تصنیف کردہ کتاب (اوّلیات ِختم نبوت) کی تقریب رونمائی سٹیج پر علماء و مشائخ کی موجودگی میں کی گئی آخر میں تمام منتظمین کانفرنس کی خدمت میں کتب بطور تحفہ پیش کی گئیں کانفرنس کی بھرپور کامیابی پر مفتی غلام مرتضی ساقی صاحب کی پوری ٹیم کو مبارک باد پیش کرتے ہیں اللہ پاک تحفظ ختم نبوت پر حقیقی معنوں میں ہم سب کو کام کرنے کی توفیق عطاء فرمائے آمین بجاہ خاتم النبیین ۔۔

تحفظ ختم نبوت تربیتی کنونشن

(رپورٹ)

غلام قادر ساقی

رابطہ کمیٹی "مجلہ المنتہیٰ" کے زیر اہتمام مجلہ "المنتہیٰ" کے اجراء کو پانچ سال مکمل ہونے پر 24 دسمبر 2022ء بروز ہفتہ بعد از نماز عشاء تحفظ ختم نبوت تربیتی کنونشن کا انعقاد کیا گیا اس میں علماء ومشائخ مدارس کے طلباء نے کثیر تعداد میں شرکت کی، یاد رہے کہ اس پروگرام کی تاریخ سرکار مدینہ ﷺ کے قدمین مبارک میں بیٹھ کر فائنل کی گئی ان دنوں الشیخ خواجہ غلام دستگیر فاروقی حفظہ اللہ تعالیٰ عمرہ شریف کے سفر میں مدینہ منورہ تشریف فرما تھے۔ کنونشن میں فتنہ مرزائیت کے نت نئے دعووں کی حقیقت اور چیلنجز کارڈ کیا گیا۔

مصنف کتب کثیرہ محمد متین خالد مدظلہ جن کا نام سن کر قادیانیت کے ایوانوں میں ہل چل مچ جاتی ہے آپ نے اپنے خصوصی لیکچر میں قادیانیت کا خوب قلعہ قمع کیا، مجاہد ختم نبوت پروفیسر عرفان محمود برق (سابق قادیانی) نے اپنے تحقیقی اور ولولہ انگیز خطاب سے سامعین کو خوب گرمایا۔ ماہر اقبالیات ڈاکٹر طاہر حمید تنولی، عظیم مذہبی سکالر و مصنف مفتی محمد تصدق حسین صاحب (ناظم اعلیٰ المرکز الاسلامی والٹن لاہور) صاحبزادہ مفتی غلام مرتضیٰ ساقی نے تحفظ ختم نبوت کے شعور کو عوام الناس میں اجاگر کیا۔ شیخ الحدیث والفقہ مفتی محمد اسد اللہ نوری دامت برکاتہم عالیہ (مہتمم جامعہ غوثیہ رضویہ گلبرگ لاہور) اور شیخ المیر اث محمد اصغر شاکر سیالوی صاحب کی تشریف آوری سے کنونشن کے حسن میں مزید اضافہ ہوا، آخر میں بانی ادارہ خواجہ غلام دستگیر فاروقی حفظہ اللہ نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے تحفظ ختم نبوت پر دل لگی سے کام کرنے کی واعظ و نصیحت کی اس کامیاب پروگرام کا سہرا رابطہ کمیٹی کے ممبران قاری محمد مجید نوری، قاری

نور نبی نقشبندی، مولانا عمر علی عطاری اور حافظ حماد ملک کے سَر جاتا ہے میں ان اراکین کی نظر یہ شعر کرنا چاہوں گا۔

عقابی آنکھ رکھنا ہے ترقی کے لبادوں پر
بھروسہ کر نہیں سکتے لگے لپٹے ارادوں پر
ہر ایک منکر کے رستہ میں بنے دیوار رہنا ہے
ہمیں ختم نبوت پر بہت ہوشیار رہنا ہے